ہفت روزہ

خدام الدین لاہور

بیادگار:
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی
شیرانوالہ دروازہ لاہور

۶- مارچ ۱۹۶۴ء

یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین ○ لاہور

ہدیہ ۲۵ پیسے

اصحابِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم

(مضطر گجراتی بی اے)

قیصر و کسریٰ ہوئے دربانِ اصحابِ رسولؐ
اللہ اللہ یہ شرف، یہ شانِ اصحابِ رسولؐ

رات کو ذکر و مصلّے دن کو تبلیغ و جہاد
زندگی ایسی ہی تھی شایانِ اصحابِ رسولؐ

دامنِ فکر و نظر تھا عرش تک پھیلا ہوا
مختصر تھے گو سر و سامانِ اصحابِ رسولؐ

کافروں پر سخت تھے لیکن بہم دیگر رحیم
یوں بیاں کرتا ہے قرآں شانِ اصحابِ رسولؐ

اُن پہ عرفانِ خودی کی شاہراہیں کھل گئیں
آ گئے جو تا درِ ایوانِ اصحابِ رسولؐ

دیکھئے عظمت، کہ جبریلِ امینؑ بھی بارہا
عرش سے آکر ہوئے مہمانِ اصحابِ رسولؐ

نیکیاں کون و مکاں کی جمع کی جائیں اگر
تول میں ہوگا گراں ایمانِ اصحابِ رسولؐ

فی الحقیقت سایۂ خلدِ بریں سے کم نہیں
اہلِ دل کو سایۂ دامانِ اصحابِ رسولؐ

اُن سے راضی ہو گیا اللہ، وہ اللہ سے
کہہ رہی ہے بیعتِ رضوانِ اصحابِ رسولؐ

ہر زمانے میں رہے موجود حُفّاظِ حدیث
یہ بھی ہے بالواسطہ فیضانِ اصحابِ رسولؐ

اپنے خوں سے دے گئے تاریخِ آدم کو نکھار
کائناتِ زندگی قربانِ اصحابِ رسولؐ

وہ نہ ہوتے تو نہ ہوتی روشنی تہذیب کی
مشرق و مغرب پہ ہے احسانِ اصحابِ رسولؐ

سوزِ دل، حسنِ نظر، تصدیقِ ایماں چاہیئے
دوستو! آساں نہیں عرفانِ اصحابِ رسولؐ

حیلۂ بخشش ہی کیا ہے ہم گنہگاروں کے پاس
تھام لیں گے حشر میں دامانِ اصحابِ رسولؐ

داد یوں دیتے ہیں مضطر آسماں والے تجھے
شاد باد اے بلبلِ بُستانِ اصحابِ حدیث

ایڈیٹر
مناظر حسین نظر
فون
۶۷۵۴۵



سالانہ چندہ
۱۱ روپے
ششماہی چندہ
۶ روپے

جلد ۹ | ۶ر مارچ ۱۹۶۴ء بمطابق ۲۱ شوال المکرم ۱۳۸۳ء | شمارہ ۴۱

لالہ دیز اخگر

جلسۂ تقسیم اسناد

مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ لاہور

۲۹ فروری ۱۹۶۴ء مسجد لائن سبحان خاں دروازہ شیرانوالہ لاہور میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں ممتاز ترین علماء کرام نے شرکت فرمائی۔ یہ ایک سعید و بابرکت تقریب تھی جس کی داغ بیل حضرت شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ہاتھوں سے ڈالی تھی۔ آج سے ۴۵ سال پہلے جبکہ لاہور کی فضاؤں میں لادینی اپنے پورے جوبن پر تھی۔ برطانوی دیوتاؤں کا وقار اس قدر بڑھ چکا تھا کہ ہندو پاک کی تمام اقوام بلا امتیاز مذہب وملت ان کے دروازوں پر ناصیہ سائی کرنا اور ان کا تقرب حاصل کرنا اپنا علمی، ذہنی اور دنیاوی ترقی کا معراج خیال کرتی تھیں۔ ہر قوم دوسرے سے گوئے سبقت لے جانے کی فکر میں تھی ہندو ازم کا تار پود تو سرے سے ہی توہمات کا گھروندہ ہے، مگر تعجب تو اس بات پر تھا کہ مسلمان جو کتاب وسنت کا حامل تھا۔ وہ بھی کلیتہً مذہب سے بیگانگی اختیار کر رہا تھا۔ لاہور کا مرکز اس لادینی کے فروغ کے لئے بڑا سازگار تھا۔ مگر مشیت ایزدی نے ابلیس لعین کی اس حرکت پر خندہ زنی فرمائی۔ اور لاہور کے اُم القریٰ میں ایک مردِ حق آگاہ کو پابند سلاسل کر بھیجا۔ حق نے اس سرزمین میں قدم رکھتے ہی اعلائے کلمۃ الحق کو اپنا شعار بنا لیا۔ باطل کے عفریت اس غیبی آواز پر بگڑے بپھرے اور سینہ تان کر سامنے آئے۔ مگر حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے عزم صمیم عشق الٰہی اور حب مصطفےٰ کے جذبے نے ان تمام طاغوتی طاقتوں کا مقابلہ کیا۔ شیرانوالہ کے ویرانہ میں ایک مکتب قرآن کی بنیاد رکھی گئی۔ اقصائے ملک میں تائید ایزدی سے صدائے حق کو پہنچا دیا۔ جہاں قرآن حکیم کا درس صبح وشام ہوا کرتا تھا۔ وہاں اب رمضان المبارک کے مہینے سے لے کر ذی قعدہ کے آخیر تک علماء فارغ التحصیل کو تفسیر قرآن پڑھانے کا اہتمام کیا گیا اور جو خوش نصیب علماء اس جماعت میں شرکت فرماتے اور اپنی شبانہ روز محنت سے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات گرامی (تفسیری نکات) کو ازبر کر لیتے اور امتحان میں کامیاب ہو جاتے تھے۔ ان کو اس مبارک ادارہ کی طرف سے سندات دی جاتی تھیں، تقسیم اسناد کی تقریب کو یُمن وسعادت سے ہمکنار کرنے کے لئے حضرت شیخ التفسیرؒ نے اکابر دار العلوم دیوبند کو مدعو فرمایا لہٰذا ابتداء میں اسلامی دنیا کے جید ترین عالم دین حضرت سید انور شاہ کاشمیریؒ تشریف لائے، اور بعد ازاں باقی حضرات کرام کو بھی وقتاً فوقتاً دعوت دی جاتی رہی۔

سندات کی مثالی حیثیت

حضرت شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی دوررس بصیرت سے سندات پر حضرت سید انور شاہ مرحوم حضرت مولانا حسین احمد مدنی مرحوم اور حضرت شیخ التفسیر شبیر احمد عثمانی مرحوم کے دستخط بھی ثبت کروا لئے۔ اب یہ سندات انہیں مبارک دستخطوں کے ساتھ علماء فارغ التحصیل کو تقسیم کی جاتی ہیں۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا یہ لگایا ہوا شجرہ طیبہ اس قدر بار آور ہوا۔ پاکستان کے معرض وجود میں آنے سے پہلے اڑھائی اڑھائی سو علماء بھی اس جماعت میں دورۂ تفسیر کے شریک ہوتے رہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے وصال تک ہند و پاک کے کونے کونے میں کتاب سنت کی صحیح آواز پہنچ گئی

"چراغ ایزد افروز"

آج جبکہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ہم میں موجود نہیں ہیں لیکن کتاب وسنت کی روشن شمع جو آپ نے آج سے ۴۵ سال فروزاں کی تھی۔ اپنے سرمدی انوار سے اسی طرح ضیا پاشیاں کر رہی ہے۔ حضرت رح کے اخلاص، للہیت اور جذبۂ فدائیت کا ظہور دورہ تفسیر کی شکل میں بفضل ایزد متعال آئندہ نسلوں میں بھی جاری رہے گا۔

"جلسے کی مختصر کاروائی"

حسب دستور نماز عشاء کے بعد اجلاس کی مبارک تقریب تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ قراء حضرات نے عربی ومصری لہجوں میں قرآن خوانی سے حاضرین کو روحانی غذا سے نوازا۔ اور سب کے بعد میں رئیس القراء حضرت مولانا قاری حسن محمد شاہ صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں قرآن خوانی فرمائی۔ بعد ازاں سید العلماء مکرم الصلحاء حضرت مولانا رسول خاں صاحب نے کرسیٔ صدارت کو زینت بخشی اور افتتاحیہ تقریر فرمائی۔ آپ نے نہایت عالمانہ انداز میں بتایا کہ انبیاء اور حکماء میں کیا فرق ہے۔ امراض روحانی کن اسباب سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور ان کا علاج کیا ہے۔ قرآن حکیم ایک روحانی غذا ہے۔ لیکن یہ غذا اس کے لئے مفید ہے۔ جو روحانی طور پر تندرست ہو۔ بعد میں آپ نے رسول انس وجان صلی اللہ علیہ وسلم کے مناصب پر مختصر مگر جامع تبصرہ فرمایا، اور انبیاء سابقین کو حضور اکرمؐ کا معاون ثابت فرمایا۔ اختتام پر علماء جماعت کے نوجوانوں کو ہدیہ تبریک پیش کر کے دعا فرمائی۔

آپ کے بعد مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی تقریر کے لئے تشریف لائے آپ نے حضرت شیخ التفسیرؒ کے اس علمی اور روحانی کارنامے کو اس مادی دور میں ہزاروں سعادتوں کا حامل ثابت فرمایا۔ موجودہ لادینی اور حکومت کی بے حسی پر تبصرہ فرمایا، اور پھر عوام کی دین سے روگردانی پر خون کے آنسو بہائے اور حاضرین سے اپیل کی۔ کہ وہ دور حاضرہ کے فتنوں سے باخبر رہیں۔ اور اسلام کے وجود مسعود کو ان کی ناپاک دست برد سے بچانے کی رات دن کوشش کریں۔ آپ نے اجتماع کو انسان کی تخلیق کا تکمیلی مقصد قرار دیا۔ تمام حاضرین کی توجہ باری تعالےٰ کی حکم برداری اور فکر عاقبت کی طرف دلائی۔ عجیب ناصحانہ انداز میں دنیا کی بے ثباتی کا سبق پڑھاتے رہے اور بعد ازاں حکومت پاکستان کو استحکام ملک کا مشورہ دیتے فرمایا کہ سب خدا تعالےٰ سے اپنا معاملہ درست کرو۔ بعد ازاں اپنے بازو کی قوت وتوانائی کو زیادہ کرو۔ پھر اس کے بعد اقوام عالم کے

باقی ص ۱۷

★ — مجلس ذکر بروز جمعرات ۲۱ شوال ۸۳ھ ، ۲۷ فروری ۶۴ء

قرآن و حدیث کا علم ہی دراصل حقیقی علم ہے

حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ العالی

مرتبہ :- خاکپائے حضرت الشیخ لاہوریؒ احمد عبد الرحمٰن نوشہروی حال لاہور

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس طرح ہمیں حضرت رحمۃ اللہ نے اللہ کا نام سکھلایا تھا ہم اسی طرح مل بیٹھ کر اللہ اللہ کر لیتے ہیں دو برس قبل رمضان کے مبارک مہینہ میں ہی حضرتؒ ہمیں داغ جدائی دے گئے مگر ان کا فیض بحمداللہ جاری و ساری ہے - اور جس طرح دنیا میں حضرتؒ کے مزار سے خوشبو پھوٹ نکلی تھی - اسیطرح آخرت میں بھی یقیناً خوشبو میں بسی ہوئی دنیا میں رہتے ہوں گے - اور یہ مقام بلند حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو اشاعت دین، محبت قرآن اور بے حساب اللہ اللہ کرنے کے صلہ میں ملا ہے

؎ یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا

قرآن مجید میں اللہ تعالے کا اعلان ہے -

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○

خبردار تحقیق اللہ کے دوست نہ ان پر خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہونگے -

چنانچہ خدا سے بڑھ کر کون سچ کہنے والا ہوسکتا ہے — تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا — بے شک تیرے رب کے کلمات حق و صداقت کی آخری حد تک پہنچے ہوئے ہیں —

اللہ اللہ کرنے والے ایک ایک کر کے اٹھتے جا رہے ہیں - حضرتؒ سے قبل ان کے شیوخ کرام ان سے قبل ان کے شیوخ اور اسی طرح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تک سب کے سب بارگاہِ رب العزت میں پہنچ گئے اور بعد میں آنے والے بھی یونہی اپنی اپنی باری آغوش قبر میں جاتے رہیں گے — مبارک ہیں وہ لوگ جو رحمانی نظام کی کڑی بن جائیں - اور بدنصیب ہیں وہ لوگ جو رحمانی کڑی بننے کی بجائے شیطانی لائن پر چل نکلیں اور اسی کو اپنا مطمعٔ نظر بنا لیں -

اللہ کا شکر ہے کہ اس نے آپ کو اور ہمیں مسجد میں آکر ذکر اللہ کرنے کی توفیق دی ورنہ ہزاروں لوگ اس وقت سینماؤں میں ہیں بازاروں میں پھر رہے ہیں اور لہو و لعب میں مشغول ہیں - یہ محض اللہ کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں یہاں جمع ہونے کی سعادت بخشی - اب اللہ تعالے ہمارے اس جمع ہونے کو قبول فرمائے تو یہ اس کا مزید فضل و احسان ہوگا —

حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر جگہ کوئی نہ کوئی نیک آدمی ضرور رکھا ہوا ہے تاکہ دوسروں کے لئے نمونہ بن سکے - اس دور میں جہاں دین کے مخالف لوگ کثرت سے موجود ہیں اور زندگی غفلت میں گزار رہے ہیں - وہیں بحمد اللہ تعالے اللہ کا ذکر کرنے والے مردانِ کار بھی نظر آ جاتے ہیں - دعا ہے کہ اللہ تعالے ہمیں اللہ اللہ کرنے والوں کے زمرے میں شامل رکھے اور اپنی یاد میں ہمہ وقت شاغل رہنے کی توفیق عطا فرمائے -

یاد رکھو! شیطان ہر انسان کی تاک میں ہے - وہ خدا کے سامنے مخلوق خدا کو گمراہ کرنے کی قسم کھا چکا ہے

قرآن مجید میں ہے -

فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ○"

اللہ تعالے کا شکر ادا کریں کہ اس نے آپ کو جامع شریعت و طریقت اور ظاہر و باطن کے کامل اکمل بزرگ سے تعلق جوڑنے اور استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائی - ایسے جامع حضرات سے منسلک ہو جانا بھی اللہ تعالے کا بہت بڑا فضل و احسان ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ پیر بنے ہوئے ہیں مگر ہیں بالکل جاہل، اور بعض مولوی ہیں مگر روحانیت کے بینٹ اندھے، یہ دونوں گروہ مسلمانوں کی گمراہی کا باعث ہیں - اللہ تعالے ہم سب کو ایسے لوگوں سے بچائے اور ہمیشہ متبعین کتاب و سنت اور جامع حضرات کے دامن سے وابستہ رکھے آمین - الحمدللہ ہمیں یقین ہے کہ ہمارے حضرت رحمۃ اللہ علیہ ظاہر و باطن کے جامع تھے اور اپنے وقت میں اپنی نظیر نہ رکھتے تھے حضرت رحمۃ اللہ کے باقیات میں سے ایک سلسلہ دورۂ تفسیر قرآن کا بھی ہے اللہ کا شکر ہے کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فیض اب بھی جاری ہے - آج صبح امتحان ہو گیا ہے ابھی عشاء کے بعد چند سورتوں کی تلاوت کر کے ختم کلام پاک کرنا ہے، اور پرسوں ہفتہ کے دن عشاء کے بعد اسناد تقسیم کی جاویں گی - اس تقریب کے لئے ایک جلسہ منعقد کرنے کا فیصلہ ہوا ہے - اس میں حضرت مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ والے تشریف لا رہے ہیں جو بزرگ ہیں اور شیخ الحدیث ہیں - اسی طرح استاذ الکل حضرت مولانا رسول خاں صاحب حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور حضرت مولانا لال حسین اختر دامت برکاتہم بھی ہونگے - ان کے علاوہ بھی بعض اکابر ہوں گے - اللہ تعالے سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حضرت رحؒ کے اسی سلسلہ کو ہمیشہ چلانے کی توفیق مرحمت فرمائے - آمین -

حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے علماء کرام علم دین پڑھتے ہیں، اور دنیا دار علم دنیوی پڑھتے ہیں - علم دنیوی مجازی علم ہے اور قرآن و حدیث کا علم حقیقی علم ہے - کیونکہ اس کے پڑھنے سے دنیا و آخرت دونوں سنورتے ہیں اور اسے حاصل کرنے سے انسان کو ہمیشہ کی زندگی حاصل ہوتی ہے لیکن علم دنیوی سے فقط دنیا سنورتی ہے اور اس سے فانی اور چند روزہ زندگی کی غیر یقینی اور ناپائیدار آسائشیں میسر آتی ہے - دراصل حقیقی علم وہی ہوسکتا ہے جو انسان کو اپنی منزل مقصود تک پہنچائے اور اس غیر فانی اور حقیقی زندگی کی ابدی نعمتوں سے ہمکنار کر دے یہی وجہ ہے کہ علم دین کا حصول ہر مرد اور عورت پر خواہ وہ دنیا کے کسی خطّے کے رہنے والے ہوں لازم قرار دیا گیا ہے چنانچہ ہر انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ دین کی تعلیم حاصل کرے - یاد رکھو! قیامت

(باقی بر صفحہ ۱۵)

خطبہ جمعہ ۲۸ فروری سنہ ۱۹۶۴ء مطابق ۱۴ شوال المکرم سنہ ۱۳۸۱ھ

(۳)

تقویٰ شعار و پرہیزاور سچا مُسلمان وہی ہے جو خالق و مخلوق سب کے حقوق ادا کرے

حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انور مدظلہ العالی

الحمد للہ وکفٰی وسلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی اما بعد!

بزرگان محترم!

پچھلے خطبۂ جمعہ میں اللہ جل شانہٗ کے حقوق اور رسول صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی کے حقوق بیان ہوئے تھے۔ اور یہ عرض کیا گیا تھا کہ خالق کے حقوق کے بعد مخلوق میں سے سب سے پہلے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق کا نمبر آتا ہے۔ اب یہ وضاحت کر دینا ضروری خیال کرتا ہوں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ مخلوق ہیں اور مخلوق میں سرِ فہرست آپ کے حقوق کا ادا کرنا درحقیقت حقوق اللہ ہی کی ادائیگی ہے۔ آپ سے عقیدت و محبت اور ادب کا تعلق عین منشائے ایزدی کے مطابق ہے۔ آپ کی اطاعت کو حق تعالےٰ شانہٗ نے اپنی اطاعت سے تعبیر کیا ہے اور آپ سے محبت و عقیدت، ادب اور اطاعت کا علاقہ ایمان کا جزو اور عقیدے کی جان ہے۔ اس لئے آپ سے عقیدت و محبت اور ادب و اطاعت کا والہانہ اور غیر فانی تعلق قائم رکھنا، آپ کی زندگی کو ہر شعبۂ حیات میں نشانِ راہ بنایا اور آپ کی سنت کا زندگی کے ہر ہر گوشے میں اتباع کرنا اصل میں حق تعالےٰ شانہٗ کے حقوق کا ہی ادا کرنا ہے۔ چنانچہ مرشدی و مولائی حضرت شیخ التفسیرؒ قدس سرہٗ بندوں پر اللہ تعالےٰ جل شانہٗ کے حقوق کی تین قسمیں گنوایا کرتے تھے۔

پہلی قسم جس کا تعلق انسان کے دل کے ساتھ ہے اور جسے ایمان کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے

دوسری قسم جس کا تعلق انسان کے بدن کے ساتھ ہے مثلاً نماز، روزہ، جہاد، حج

تیسری قسم جس کا تعلق انسان کے مال کے ساتھ ہے جیسے زکوٰۃ، صدقات اور حج

دل سے تعلق رکھنے والے حقوق

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ —

میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی سب کتابوں پر اور اس کے سب رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اچھی اور بُری تقدیر پر کہ وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے اور مرنے کے بعد جی اٹھنے پر

کروں صدقِ دل سے میں سب کو قبول
خدا اور فرشتے اور اس کے رسول
بجا اس کی مانوں میں ہر اک کتاب
کروں دل سے اقرار روزِ حساب
ہے ایماں میرا اس کی تقدیر پر
ہو تقدیر اچھی کہ یا قدرِ شر
ہے مرجانے کے بعد جینا ضرور
ہے پیشی مقدر خدا کے حضور

صفت ایمان مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ

میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور اپنی صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے سارے حکموں کو قبول کیا۔ زبان سے اقرار ہے اور دل سے یقین ہے

خدا کو میں مانوں ہے جیسی وہ ذات
جو ہیں نام اس کے ہیں ویسی صفات
ہوئے جس قدر حکم اس کے نزول
زبان اور دل سے مجھے ہیں قبول

مومن اللہ کے ہر فرمان کو دل سے — مانتے ہیں —

وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَۃٌ فَمِنْھُمْ مَّنْ یَّقُوْلُ اَیُّکُمْ زَادَتْہُ ھٰذِہٖٓ اِیْمَانًا ج فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْھُمْ اِیْمَانًا وَّھُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ ٥

ترجمہ! اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ اس سورت نے تم میں سے کس کے ایمان کو بڑھایا ہے سو جو لوگ ایمان والے ہیں اس سورت نے ان کے ایمان کو بڑھایا ہے اور وہ خوش ہوتے ہیں۔

حاصل

یہ نکلا کہ منافق اگرچہ بظاہر انکار نہیں کرتے مگر چونکہ دل سے حکم الٰہی کی تعمیل سے انکار کرتے ہیں اس لئے جب کوئی حکم الٰہی نازل ہوتا ہے تو ان کی قوت ارادی میں کوئی طاقت اور ہمت پیدا نہیں ہوتی اس کے برعکس مومن چونکہ اللہ تعالےٰ کے ہر حکم کو دل سے مانتے ہیں اس لئے ہر نیا نازل شدہ فرمانِ خداوندی ان کے دل میں سرور اور ان کی زندگی میں ایک نئی روح پھونک کر رکھ دیتا ہے (اللھم اجعلنا منھم)

سورہ کہف میں ارشاد ربانی ہے:-

وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَہٗ عَنْ ذِکْرِنَا وَاتَّبَعَ ھَوٰہُ وَکَانَ اَمْرُہٗ فُرُطًا ٥ (رکوع ۴ ع ۱۴ پ ۱۵)

ترجمہ! اور اس شخص کا کہنا نہ مان جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور اپنی خواہش کے تابع ہوگیا ہے اور اس کا معاملہ حد سے گزرا ہوا ہے

حاصل

اس ارشاد سے نکلا کہ انسان کا حق تعالیٰ کی یاد سے غافل ہوکر اپنی خواہش کے تابع ہونا اللہ جل شانہٗ کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی اور حد سے گزرنے کے مترادف ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کے ایمان دار بندے وہ ہیں جن کے دلوں میں ذکر الٰہی کا نور ہر وقت تابندہ اور درخشندہ رہے (اللھم اجعلنا منھم)

وضاحت کے لئے مثال

حضرت رحمۃ اللہ علیہ اس سلسلے میں فرمایا کرتے تھے کہ جس طرح ایک عاشق صادق کے دل میں اپنے معشوق کی یاد رات اور دن کے چوبیس گھنٹے مسلسل رہتی ہے۔ اللہ تعالےٰ کے ایماندار بندوں کے دل میں بھی حق تعالےٰ شانہٗ کی یاد ہر وقت اور ہر گھڑی رہنی چاہیئے۔ ایک عاشق خواہ گاہک کو سودا دے رہا ہو، دفتر میں کام کر رہا ہو، ہل چلا رہا ہو، کھانا کھا رہا ہو یا کوئی بھی کام کر رہا ہو کیا مجال ہے کہ زندگی کی کوئی مصروفیت بھی اسے معشوق کی یاد سے غافل کر دے بعینہٖ اسی طرح ایماندار بندے اللہ کے عاشق صادق ہیں اور ان کے لئے لازم ہے کہ وہ کسی لمحہ بھی محبوب حقیقی کی یاد سے غافل نہ ہوں — اللہ والے اسی لئے کہتے ہیں " جو دم غافل سو دم کافر" یعنی ایک سانس بھی اللہ کی یاد سے غفلت میں نہ جانے پائے ورنہ سانس کے معاملے میں انسان کفرانِ نعمت کا مرتکب ہو گا۔

ایک بزرگ کا واقعہ

ایک ولی اللہ کی خدمت میں چند درویش یادِ الٰہی سیکھنے کے لئے رہتے تھے وہ بزرگ ان سب میں سے ایک مرید کے ساتھ زیادہ محبت و شفقت فرماتے تھے۔ دوسروں کو اس خصوصی امتیاز پر رشک آتا تھا۔ اس بزرگ نے ایک دن اس خصوصی امتیاز کی وجہ سمجھانے کی غرض سے سب سے ایک امتحان لیا۔ وہ یہ کہ سب مریدوں کو ایک ایک پرندہ اور ایک ایک چاقو دیا۔ اور ان سے کہا کہ پرندوں کو ایسی جگہ ذبح کر کے لائیں جہاں کوئی دیکھنے والا نہ ہو۔ چنانچہ سب مرید چلے گئے اور سوائے اس ممتاز مرید کے باقی سب وہ تین تین منٹ کے اندر پرندوں کو ذبح کر کے شیخ کے سامنے لے آئے۔ مگر محبوب مرید مغرب کے بعد واپس آیا اور زندہ پرندہ اور چاقو لا کر شیخ کے سامنے رکھ دیئے اور عرض کی " حضرت! مجھے کوئی جگہ ایسی نظر نہیں آتی جہاں کوئی نہ ہو۔ دوسرے نہ سہی لیکن خدا تو ہر جگہ دیکھنے والا موجود ہے" یہ الفاظ سن کر رشک کرنے والوں کو اپنی قابلیت کا علم ہوا اور انہیں پتہ چلا کہ ہم کہاں ہیں اور یہ شخص کس مقام پر پہنچ چکا ہے

دوسری قسم

اس کا تعلق انسان کے بدن کے ساتھ ہے

مثلاً نماز۔ اس میں انسان کے تمام اعضاء اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ زبان بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہے اور اعضاء سے بھی بندگی کا اظہار ہوتا ہے۔ قیام میں نمازی اپنے معبودِ حقیقی کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہوتا ہے رکوع میں اوپر کا دھڑ جھکا کر اپنی ذلت اور حق تعالےٰ شانہٗ کی عظمت کا اظہار کرتا ہے اور سجدے میں اپنے خالق و مالک کے سامنے سر بسجدہ ہو کر گھٹنے زمین پر ٹیک کر حتیٰ کہ ہاتھوں اور پاؤں تک کو قبلہ کی طرف متوجہ کر کے اپنی ذلت و پستی اور تذلل و انکساری کی حد کر دیتا ہے۔ اسی طرح جہاد میں بندہ اپنے مولائے حقیقی کے دین کی سربلندی کے لئے اپنی جان تک بازی لگا کر میدان میں نکلتا ہے اور اپنی تابعداری وفاداری اور بندگی کا ثبوت پیش کرتا ہے یہی حال حج کا ہے اس میں بھی انسان گھر بار کو چھوڑ کر اور جسم کو سفر کی صعوبتوں سے دوچار کر کے اپنے معبود کے احکام کی تعمیل کرتا ہے اور اس طرح اپنی نیازمندی کا اظہار کرتا ہے

تیسری قسم

اس کا تعلق انسان کے حال کے ساتھ ہے مثلاً زکوٰۃ۔ یہ ہر مسلمان کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے مال عطا فرماتا ہے۔ ماں کے پیٹ سے تو انسان بالکل ننگا پیدا ہوتا ہے اور اس کے ہاتھ بھی خالی ہوتے ہیں اور موت کے وقت بھی انسان کا یہی حال ہو گا کہ اسے خالی ہاتھ ہی دنیا سے رخصت ہونا پڑے گا۔ دنیا میں اللہ تعالےٰ انسان کو مال عطا فرما کر یہ جانچتے ہیں کہ بندہ اپنے معبود کا شکریہ ادا کرتا ہے یا نہیں۔ مال کا عطا کرنا۔ اصل میں انسان کو آزمائش میں ڈالنا ہے۔ چنانچہ حق تعالےٰ شانہٗ نے مالدار پر سونے اور چاندی میں سے قرض وضع کر لینے کے بعد چالیسواں حصہ خیرات کرنا فرض قرار دیا ہے۔

یہ چالیسواں حصہ بھی آسمان پر خدائی خزانے میں جمع نہیں کرایا جاتا بلکہ سب سے پہلے اپنے ہی اعزہ و اقربا پر صرف کرایا جاتا ہے اس طرح سے انسان کے ذمہ سے دو حق ادا ہو جاتے ہیں اللہ تعالےٰ بھی راضی ہو گیا اور غریب رشتہ داروں کی صلہ رحمی کا حق بھی ادا ہو گیا۔ یہی حال دوسرے صدقات و خیرات کا ہے۔

(باقی آئندہ)

بقیہ

نتیجہ وفاق المدارس

رول نمبر	نام معہ ولدیت	کل نمبر	ضمنی امتحان
	قاسم العلوم ملتان		
۲۸۹	محمد اسماعیل ولد کریم داد	۲۸۴	
۲۹۰	محبوب الٰہی ولد محمود الحسن	۲۶۸	
	دار العلوم حقانیہ اکوڑہ		
۲۹۲	جان محمد ولد رحمت اللہ	۲۷۱	
۲۹۳	محمد غلام ولد سید غلام	۲۹۹	
	قاسم العلوم ملتان		
۲۹۴	محمد اسماعیل ولد محمد ابراہیم	۴۰	
	دار العلوم کراچی		
۲۹۵	لعل بخش ولد مراد بخش	۳۶۷	
۲۹۶	عبد الحق ولد محمد غلام	۲۹۴	
۲۹۷	امان اللہ ولد عظیم اللہ	۲۷۳	
۲۹۹	عبد اللہ ولد حسین	۳۳۷	
۳۰۰	عبد اللہ ولد احمد خان	۲۷۹	بخاری
۳۰۱	محمد مظہر الحسن ولد بادر الحسن	۲۷۲	"
۳۰۲	ثناء اللہ ولد محمد رمضان	۳۲۹	
۳۰۳	عبد الخالق ولد اللہ داد	۳۲۹	
۳۰۴	سیف الدین ولد محمد الدین	۳۲۷	
۳۰۵	افتخار احمد ولد کبیر احمد	۳۴۵	
۳۰۶	عبد الرشید ولد محمد عالم	۲۷۴	بخاری
۳۰۷	عبد الواحد ولد محمد رمضان	۲۸۹	
	دار العلوم کبیر والا		
۳۱۱	اللہ بخش ولد محمد موسیٰ	۲۶۳	بخاری

جانشین شیخ التفسیرؒ کا ورودِ کراچی

حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہٗ مورخہ ۶ مارچ سنہ ۶۴ء بروز جمعہ بذریعہ تیز رو عازم کراچی ہونگے آپ ہفتہ اور منگل دو دن جامع مسجد و مدرسہ انجمن خدام الدین جو رنگیلا ناظم آباد کراچی میں قیام پذیر رہیں گے—

(ناظم دفتر)

انجمن خدام الدین لاہور ۲

جہاد قیامت تک جاری رہیگا

ایم عبدالرحمٰن لودھیانوی - شیخوپورہ

برادرانِ ملت!

انسان کی زندگی میدان جنگ کے مشابہ ہے جنگ کے میدان میں ہر دشمن دیکھتا ہے کہ مخالف فوج کا کونسا پہلو کمزور ہے اور پھر اسی پہلو سے حملہ آور ہوجاتا ہے اگر دشمن کی ہوائی طاقت کمزور ہو تو ہوا سے حملہ کرتا ہے، بحری طاقت کمزور ہو تو سمندر سے حملہ آور ہوتا ہے اور اگر بری طاقت کمزور ہو تو خشکی سے فوج کشی کرتا ہے - انسان کی اجتماعی زندگی کی حالت بھی یہی ہے۔

اس وقت قومی تعصب بہت بڑھ گیا ہے کچھ عرصہ پہلے قومی یا جماعتی جنگوں کے لئے کسی نہ کسی عذر و سبب کی ضرورت ہوتی تھی مگر اب بغیر کسی سبب کے ایک قوم دوسری قوم پر حملہ آور ہو جاتی ہے یا یوں سمجھیے کہ مخالفین کے نزدیک آپ کا اسلام ہی آپ کا سب سے بڑا جرم ہے

برادران اسلام!

آج دنیا کی تمام قومیں اپنی اپنی جان و مال اور عزت و ناموس کی حفاظت کے لئے تیار ہو رہی ہیں - آج ہر شخص خوف و خطر کا گھڑیال سن رہا ہے اور آنے والے خطرات سے عہدہ برآ ہونے کے لئے کمربستہ ہے آپ بھی خدا کے لئے جاگیں اور برے وقت کے لئے تیار ہو جائیں آج نماز اور روزہ کی طرح مسلمانوں کا فرض ہے کہ آپ اپنے محلوں کے نوجوانوں کو مضبوط اور منظم کیجئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ تم ہتھیار بند ہو جاؤ۔ ہتھیار بند ہونے میں آپ جتنا بھی آگے بڑھ سکیں بڑھتے چلے جائیں آپ ترکوں، عربوں کے ہم پلہ ہو جائیں انگریزوں اور امریکنوں کے برابر ہو جائیں - جرمنوں اور جاپانیوں اور روسیوں سے بڑھ جائیں اور تمام دنیا پر سبقت لے جائیں تاکہ تمہارے دشمنوں پر تمہاری ہیبت طاری ہو جائے یہ ہتھیار بندی فساد کی آگ بھڑکانے کے لئے نہیں بلکہ امن و سلامتی کا توازن قائم رکھنے کے لئے ہے یعنی مقصود یہ ہے کہ دشمن ڈر جائیں اور وہ اپنی حد سے آگے بڑھ کر تمہیں نقصان نہ پہنچائیں آپ بھارتی فوجوں کے مقابلہ کے لئے تیار ہو جائیے - اپنے کشمیری بھائیوں کی مدد کیجئے اور کشمیر کو آزاد کرانے کے لئے سر اور دھڑ کی بازی لگائیں۔

آج اسلام کے دشمن اسلام کی سلطنتوں پر کیوں چھا رہے ہیں صرف اس لئے کہ آج تک آپ نے اَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ کی آیت پاک کو پس پشت پھینک دیا ہے - کبھی دنیا بھر کے کفار مسلمانوں کے نام سے لرزتے تھے -

آپ مسلمان ہیں اور حملہ آور غیر مسلم ہے یہ حالت جو آپ اس وقت دیکھ رہے ہیں کسی بھی تعجب کا باعث نہیں ہے خداوند حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے چودہ سو سال پہلے بتا دیا تھا کہ یہود ونصاریٰ تم سے خوش نہیں ہوں گے جب تک تم ان کی قومیت کی اطاعت قبول نہ کرو اور انہیں جیسے نہ بن جاؤ - چونکہ آپ ایمان سے نہیں پھر سکتے اس لئے ضروری ہے کہ آپ پر مصیبتیں آئیں لہذا یہ بھی ضروری ہے کہ آپ ان کا مقابلہ کریں اور ہر وقت تیار رہیں -

(۱) وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝

(پ ۴۲)

ترجمہ! اور ان کی لڑائی کے واسطے تیاری کرو جو کچھ جمع کر سکو قوت سے اور پلے ہوئے گھوڑوں سے، تاکہ اللہ کے اور تمہارے دشمنوں پر دھاک پڑے، اور ان کے سوا دوسروں پر جن کو تم نہیں جانتے اللہ ان کو جانتا ہے اور جو کچھ تم خرچ کرو گے اللہ کی راہ میں وہ تم کو پورا ملے گا اور تمہارا حق نہیں مارا جائے گا۔

مسلمانوں پر فرض ہے کہ جہاں تک قدرت ہو سامان جہاد فراہم کریں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں گھوڑے کی سواری شمشیر زنی اور تیر اندازی وغیرہ کی مشق کرنا سامان جہاد تھا آج بندوق، توپ، ہوائی جہاز، آبدوز کشتیاں، آہن پوش کمبند مشین گنیں اور بم وغیرہ کا تیار کرنا اور استعمال میں لانا اور فنون حربیہ کا سیکھنا بلکہ ورزش وغیرہ کرنا سب سامان جہاد ہے اسی طرح آئندہ جو اسلحہ و آلات حرب وضرب تیار ہوں گے انشاء اللہ وہ سب آیت کے منشاء میں داخل ہیں باقی گھوڑے کی نسبت تو آنحضرتؐ خود ہی فرما چکے

"اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ"

خدا نے قیامت تک کے لئے گھوڑے کی پیشانی میں خیر رکھدی ہے اور احادیث میں ہے کہ جو شخص گھوڑا جہاد کی نیت سے پالتا ہے اس کے کھانے پینے بلکہ ہر قدم اٹھانے میں اجر ملتا ہے اور اس کی خوراک وغیرہ تک قیامت کے دن ترازو میں وزن کی جائے گی یہ سب سامان اور تیاری دشمنوں پر رعب جمانے اور دھاک بٹھلانے کا ایک ظاہری سبب ہے باقی فتح وظفر کا اصلی سبب تو خدا کی مدد ہے ــــ

مسلمانوں کی تیاری اور مجاہدانہ قربانیوں کو دیکھ کر بہت ممکن ہے کہ کفار مرعوب ہو کر صلح و آشتی کے خواستگار ہوں تو آپ کو ارشاد ہے کہ حسب صوابدید آپ بھی صلح کا ہاتھ بڑھائیں کیونکہ جہاد سے خونریزی نہیں اعلائے کلمۃ اللہ اور دفع فتنہ و فساد مقصود ہے اگر بغیر خونریزی کے یہ مقصد حاصل ہو سکے تو خواہی نخواہی خون بہانے کی کیا حاجت ہے اگر یہ احتمال ہو کہ شاید کفار صلح کے پردہ میں ہم کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں تو کچھ پرواہ نہ کیجئے اللہ پر بھروسہ رکھیے وہ ان کی نیتوں کو جانتا ہے اور ان کے اندرونی مشوروں کو سنتا ہے اس کی حمایت کے سامنے ان کی بدنیتی نہ چل سکے گی آپ اپنی نیت صاف رکھیے

(۲) يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ (پ ۱۱ ع ۵)

ترجمہ! اے ایمان والو! لڑتے جاؤ اپنے نزدیک کے کافروں سے، اور تمہاری سختی ان پر ظاہر ہونے والی ہے اور جان لو کہ اللہ ڈر والوں کے ساتھ ہے ـــ

مطلب

جہاد فرض کفایہ ہے جو ترتیب طبعی کے موافق اول ان کفار سے ہونا چاہیئے جو مسلمانوں سے قریب تر ہوں - بعدہٗ ان کے قریب رہنے والوں سے، اسی طرح درجہ بدرجہ حلقۂ جہاد کو وسیع کرنا چاہیئے نبی کریمؐ اور خلفائے راشدین کے جہاد اسی ترتیب سے ہوئے دفاعی جہاد میں بھی فقہا نے یہی ترتیب رکھی ہے کہ جب اسلامی ملک پر کفار حملہ آور ہوں وہاں کے مسلمانوں پر دفاع واجب ہے اگر وہ کافی نہ ہوں تو پھر جو ان کے متصل

ہیں رہنے والوں پر، اور اگر وہ کافی نہ ہوں تو پھر جو ان سے متصل ہیں اسی طرح اگر ضرورت پڑے تو درجہ بدرجہ مشرق سے مغرب تک جہاد فرض ہوتا چلا جائے گا۔

مومن کی شان یہی ہے کہ اپنے بھائی کے حق میں نرم اور دشمنانِ خدا و رسول ؐ کے معاملہ میں سخت و شدید ہو تاکہ اس کی نرمی اور ڈھیلا پن دیکھ کر دشمن جری نہ ہو جائے۔

(۴) قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُم مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ○ (پ ۱۰ ع ۹)

ترجمہ! آپ کہہ دیجئے اگر تمہارے باپ اور بیٹے، اور بھائی و عورتیں اور برادری و مال جو تم نے کمائے ہیں اور سوداگری جن کے بند ہونے سے تم ڈرتے ہو اور حویلیاں جن کو پسند کرتے ہو تم کو زیادہ پیاری ہیں اللہ سے اور اس کے رسول ؐ سے، اور اس کی راہ میں لڑنے سے تو انتظار کرو یہاں تک اللہ اپنا حکم بھیجے اور اللہ نافرمان لوگوں کو راہ نہیں دیتا۔

جہاد و ہجرت افضل ترین اعمال ہیں لیکن بسا اوقات ان دونوں اعمال میں خویش و اقارب کنبہ اور برادری کے تعلقات خلل انداز ہوتے ہیں اس لئے فرمایا کہ جن لوگوں کو ایمان سے زیادہ کفر عزیز ہے ایک مومن انہیں کیسے عزیز رکھ سکتا ہے مسلمان کی شان نہیں کہ ان سے رفاقت اور دوستی کا دم بھرے حتیٰ کہ یہ تعلقات اس کو جہاد و ہجرت سے مانع ہو جائیں ایسا کرنے والے گنہگار بن کر اپنی جانوں پر ظلم کر رہے ہیں

اگر خدا اور رسول ؐ کے احکام کا امتثال اور ہجرت یا جہاد کرنے سے یہ خیال رکھتا ہو کہ کنبہ داری چھوٹ جائے گی اموال تلف ہو جائیں گے، تجارت مندی پڑ جائے گی یا بند ہو جائے گی۔ آرام کے مکانوں سے نکل کر بے آرام ہونا پڑے گا تو پھر خدا کی طرف سے حکم سزا کا انتظار کرو جو اس تن آسانی اور دنیا طلبی پر آنے والا ہے جو لوگ مشرکین کے ساتھ دوستی یا دنیوی خواہشات میں پھنس کر احکام الٰہیہ کی تعمیل نہ کریں ان کو حقیقی کامیابی کا راستہ نہیں مل سکتا۔ حدیث میں ہے کہ جب تم بیلوں کی دم پکڑ کر کھیتی باڑی پر راضی ہو جاؤ گے اور جہاد چھوڑ بیٹھو گے تو خدا تم پر ایسی ذلت مسلط کر دے گا جس سے کبھی نہ نکل سکو گے یہاں تک کہ پھر اپنے دین (جہاد فی سبیل اللہ) کی طرف واپس آؤ۔

(۴) يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ الخ (پ ۱۰ ع ۵)

ترجمہ! اے نبی مسلمانوں کو لڑائی کا شوق دلا۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دی کہ تھوڑے بھی ہوں تو جی نہ چھوڑیں، خدا کی رحمت سے دس گنا دشمنوں پر غالب آئیں گے۔ سبب یہ ہے کہ مسلمان کی لڑائی محض خدا کے لئے ہے وہ خدا کو اور اس کی مرضی کو پہچان کر اور یہ سمجھ کر میدانِ جنگ میں قدم رکھتا ہے کہ خدا کے راستہ میں مرنا اصلی زندگی ہے اس کو یقین ہے کہ میری تمام قربانیوں کا ثمرہ آخرت میں ضرور ملنے والا ہے خواہ میں غالب ہوں یا مغلوب، اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے جو تکلیف میں اٹھاتا ہوں وہ فی الحقیقت مجھ کو دائمی خوشی اور ابدی مسرت سے ہمکنار کرنے والی ہے۔ مسلمان جب یہ سمجھ کر جنگ کرتا ہے تو تائید ایزدی مددگار ہوتی ہے اور موت سے وحشت نہیں رہتی۔ اسی لئے پوری دلیری اور بے جگری سے لڑتا ہے کافر چونکہ اس حقیقت کو نہیں سمجھتا اس لئے محض حقیر اور فانی اغراض کے لئے بہائم (چوپایوں) کی طرح لڑتا ہے اور قوت قلبی اور امداد غیبی سے محروم رہتا ہے اس لئے تبشیر اور بشارت کے رنگ میں حکم دیا گیا کہ مومنین کو اپنے سے دس گنا دشمنوں کے مقابلہ میں ثابت قدمی سے لڑنا چاہئیے اگر مسلمان بیس ہوں تو دو سو کے مقابلہ سے نہ ہٹیں اور اگر سو ہوں تو ہزار کو پیٹھ نہ دکھلائیں۔

مذکورہ آیت میں مسلمانوں کو دس گنا کافروں کے مقابلہ پر ثابت قدم رہنے کا حکم تھا جب لوگوں کو یہ حکم بھاری ہوا تو خدا نے تمہاری ایک قسم کی کمزوری اور سستی دیکھ کر پہلا حکم اٹھا لیا۔ اب صرف اپنے سے دگنی تعداد کے مقابلہ میں ثابت قدم رہنا ضروری اور بھاگنا حرام ہے۔ اول زمانہ کے مسلمان یقین میں کامل تھے ان پر حکم ہوا تھا کہ اپنے سے دس گناہ کافروں پر جہاد کریں، پچھلے مسلمان ایک قدم کم تھے تب یہی حکم ہوا کہ دوگنوں پر جہاد کریں یہی حکم اب بھی باقی ہے۔ لیکن اگر دو سے زیادہ پر حملہ کریں تو بڑا اجر ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ایک ہزار مسلمان اسی ہزار سے لڑتے ہیں۔ غزوۂ موتہ میں تین ہزار مسلمان دو لاکھ کفار کے مقابلہ میں ڈٹے رہے۔ اس طرح کے واقعات سے اسلام کی تاریخ بحمد اللہ بھری پڑی ہے۔

(۵) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ○ (پ ۱۰ ع ۲)

ترجمہ! اے ایمان والو! جب تم کسی فوج سے بھڑو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت یاد کرو۔ تاکہ تم مراد پاؤ۔

ذکر میں نماز، دعا، تکبیر اور ہر قسم کا ذکر اللہ شامل ہے۔ ذکر اللہ کی تاثیر یہ ہے کہ ذاکر کا دل مضبوط اور مطمئن ہوتا ہے جس کی جہاد میں سب سے زیادہ ضرورت ہے صحابہ رضی اللہ عنہم کا سب سے بڑا ہتھیار یہی تھا جو سختیاں اور شدائد جہاد کے وقت پیش آئیں ان کو صبر و استقامت سے برداشت کرو، ہمت نہ ہارو۔ مثل ہے کہ ہمت کا حامی خدا ہے۔

(۶) فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ الخ (پ ۲۶ ع ۵)

ترجمہ! پس جب تمہاری کافروں سے مٹھ بھیڑ ہو جائے تو ان کی گردنیں مارو یہاں تک کہ جب خوب قتل کر چکو تو قید میں مضبوط باندھ لو یا احسان کیجیو یا معاوضہ لیجیو جب تک وہ لڑائی کے ہتھیار نہ رکھ دیں۔

مطلب

حق اور باطل کا مقابلہ تو ہوتا ہی رہتا ہے جس وقت مسلمانوں اور کافروں میں جنگ ہو جائے تو مسلمانوں کو پوری مضبوطی اور بہادری سے کام لینا چاہئیے باطل کا زور جب ہی ٹوٹے گا کہ بڑے بڑے شریر مارے جائیں اور ان کے جتھے توڑ دیئے جائیں اس لئے ہنگامہ کارزار میں کسل، سستی بزدلی اور توقف و تردد کو راہ نہ دو اور دشمنان خدا کی گردنیں مارنے میں کچھ باک نہ کرو، کافی خونریزی کے بعد جب تمہاری دھاک بیٹھ جائے اور ان کا زور ٹوٹ جائے اس وقت قید کرنا بھی کفایت کرتا ہے یہ قید و بند ممکن ہے ان کے لئے تازیانہ عبرت کا کام دے اور مسلمانوں کے پاس رہ کر ان کو اپنی اور تمہاری حالت کے جانچنے اور اسلامی تعلیمات میں غور کرنے کا موقعہ بہم پہنچا شدہ شدہ وہ لوگ حق و صداقت کا راستہ اختیار کریں یا مصلحت سمجھو تو بغیر کسی معاوضہ کے ان پر احسان کر کے قید سے رہا کر دو۔ اس صورت میں بہت سے افراد ممکن ہے تمہارے احسان اور خوبیٔ اخلاق سے متاثر ہو کر تمہاری طرف راغب ہوں اور تمہارے دین سے محبت کرنے لگیں۔

(۷) فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلْمِ وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَن يَتِرَكُمْ أَعْمَالَكُمْ (پ ۲۶ ع ۸)

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

رول نمبر	نام معہ ولدیت	نمبر حاصل کردہ	ضمنی امتحان
۱۱۴	محمد اکرم ولد غلام یحییٰ	۲۷۶	ترمذی
۱۱۵	محمد شریف ولد محمد رمضان	۲۵۰	
	مدرسہ معراج العلوم بنوں		
۱۱۶	محمد سلیم ولد محمد حلیم	۲۶۱	بخاری
۱۱۷	محمد ایوب ولد پائندہ خان	۲۴۸	"
۱۱۸	صاحب الرحمٰن ولد غلام یحییٰ	۲۵۱	"
۱۱۹	عبداللہ ولد محمد رومان	۳۳۰	
۱۳۲	امیر صاحب ولد حکیم خان	۲۴۵	بخاری
	مدرسہ دارالعلوم عربیہ ٹل		
۱۲۴	احمد زمان ولد ظریف خان	۲۷۵	
۱۲۶	حاجی گل ولد علیم گل		
	مدرسہ دارالعلوم حنفیہ پنڈی		
۱۲۷	محمد یوسف ولد حفیظ اللہ	۲۵۴	بخاری
۱۲۸	محمد رفیق ولد عبدالحق	۲۷۵	"
	مدرسہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ		
۱۳۳	عزیز الرحمٰن ولد مبارک شاہ	۲۸۶	
۱۳۵	محمد بہادر ولد محمد فاتح	۲۵۳	بخاری
۱۳۶	حضرت گل ولد عبدالواحد	۳۱۱	
۱۳۷	عصمت اللہ ولد شفیع اللہ	۲۸۵	
۱۳۸	محمد داؤد ولد محمد یعقوب	۲۶۹	بخاری
۱۳۹	محمد نادر ولد آغاشی خان	۳۲۵	
۱۴۰	عبدالرحیم ولد محمد شاہ	۲۵۰	بخاری
۱۴۱	محمد واصل ولد رضوان اللہ	۲۸۲	"
۱۴۲	شہزادہ نور ولد عزت نور	۲۴۰	"
۱۴۳	عبدالغنی ولد امیر عالم	۴۰۹	
۱۴۴	سید احمد ولد محمد شفیق	۲۸۰	بخاری
۱۴۵	عبدالعلی ولد محمد نور	۲۸۳	"
۱۴۶	فضل عظیم ولد معرفت شاہ	۲۷۲	
۱۴۷	فضل الرحمٰن ولد ہمیش گل	۲۸۴	
۱۴۸	عبدالقیوم ولد عبدالباقی	۲۸۰	بخاری
۱۴۹	گل بادشاہ ولد محمد معصوم	۳۰۵	
۱۵۱	محمد طاہر ولد محمد آصف	۳۱۷	بخاری
۱۵۲	عبدالاحد ولد قاسم نبی	۲۵۵	بخاری
۱۵۳	حبیب الرحمٰن ولد محمد فقیر	۳۷۲	
۱۵۴	خلیفۃ الرحمٰن ولد گل اختر	۲۷۵	
۱۵۵	فضل رحمٰن ولد عبدالحق	۲۸۸	
۱۵۶	جلال الدین ولد باز گل	۲۹۷	بخاری
۱۵۸	عبدالحق ولد عبدالرزاق	۳۹۰	
۱۵۹	حبیب اللہ ولد نعمت اللہ	۲۸۷	بخاری
۱۶۱	جمال خان ولد شاہ مدار	۳۱۶	
۱۶۲	محمد زمان ولد محمد شہزاد	۳۸۹	

رول نمبر	نام معہ ولدیت	نمبر حاصل کردہ	ضمنی امتحان
۱۶۳	احسان اللہ ولد رحمت اللہ	۳۸۵	
۱۶۴	حبیب اللہ ولد رحمت اللہ	۴۱۸	
۱۶۵	جانان ولد عبدالرحیم	۲۵۸	بخاری
۱۶۶	جان محمد ولد وزیر محمد	۲۷۷	"
۱۶۷	احمد جان ولد خلیل الرحمٰن	۳۲۸	"
۱۶۹	حاجی احمد عبدالرحمٰن ولد عبدالحکیم	۳۸۵	
۱۷۰	محمد یعقوب ولد عصمت اللہ	۲۶۶	بخاری
۱۷۱	شمس العارف ولد محمد عارف	۳۱۷	
۱۷۶	عزیز الرحمٰن ولد محمد عثمان	۲۷۴	بخاری
۱۷۷	فضل غفار ولد غلام سرور	۲۴۳	"
۱۸۰	حبیب الرحمٰن ولد عبدالرحمٰن	۲۷۹	
	مدرسہ جامعہ اسلامیہ اکوڑہ		
۱۸۵	سمیع الحق ولد شرف الدین	۲۷۴	
۱۸۶	عبدالعلی ولد شبیر محمد	۴۲۵	
۱۸۷	محمد حاجی اکبر ولد حضرت علی	۲۸۷	
۱۸۹	حسین اللہ ولد شفیع اللہ	۲۸۷	
۱۹۰	غلام محمد ولد کوکی	۲۵۵	بخاری
۱۹۱	سمیع الحق ولد عبدالخالق	۲۸۵	
۱۹۲	عبدالخالق ولد عبدالقدوس	۳۲۲	
۱۹۳	عبدالقیوم ولد خان شیریں	۲۸۳	
۱۹۴	محمد عثمان ولد مستی خان	۲۸۱	
۱۹۵	عبدالرشید ولد جمعہ خان	۳۰۱	بخاری
۱۹۶	سرور دین ولد برہان الدین	۲۷۸	بخاری
۲۰۱	منور ولد محمد سرور	۳۴۹	
۲۰۲	عبدالصمد ولد راز محمد	۲۶۶	بخاری
۲۰۳	فیض احمد ولد محراب شاہ	۲۶۰	بخاری
۲۰۴	فیض محمد ولد نور محمد	۲۴۴	"
۲۰۶	محمد امیر ولد عبداللہ	۲۸۷	
۲۰۷	عبدالحکیم ولد خیال گل	۲۸۸	بخاری
۲۱۰	عبدالرحمٰن ولد شریف غوث	۲۵۳	"
۲۱۱	رحمت اللہ ولد عبداللہ	۲۸۵	
۲۱۲	علی اصغر شاہ ولد سید انور شاہ	۲۵۸	
۲۱۳	خیر الدین ولد فخر الدین	۲۷۵	بخاری
۲۱۴	عبدالرحمٰن ولد بادشاہ گل	۲۶۶	
۲۱۵	میاں گل ولد فدا محمد	۳۳۴	
۲۱۶	سید یوسف ولد سید محمد	۲۸۳	
۲۱۷	سبحان اللہ ولد فضل حق	۲۸۷	
۲۱۹	عبدالستار ولد عبدالسلام	۴۰۷	
۲۲۱	سلطان الرحمٰن ولد محمد امین	۲۵۵	بخاری
۲۲۲	فیض احمد ولد عزیز احمد	۲۹۰	"
۲۲۳	ولی الرحمٰن ولد محمد عثمان	۲۹۰	"
۲۲۴	عبدالحق ولد اسیم خان	۲۵۹	"
۲۲۵	عبدالمجید ولد عبدالواحد	۲۶۲	"
۲۲۸	شمس الاسلام ولد الوغنی	۳۴۴	

رول نمبر	نام معہ ولدیت	نمبر حاصل کردہ	ضمنی امتحان
۲۳۰	نورالحق ولد غلام رسول	۲۴۹	بخاری
۲۳۲	عبدالکریم ولد عبدالحلیم	۳۲۷	
۲۳۳	عبدالرحیم ولد محمد حی	۳۸۵	
۲۳۴	صابر الرحمٰن ولد عبدالمجید	۲۶۳	بخاری
۲۳۵	محمد صدیق ولد عوض اللہ	۳۶۲	
۲۳۶	اقبال محمد ولد احمد حسین	۳۶۰	
	مدرسہ دارالعلوم الاسلامیہ چارسدہ		
۲۴۰	سید کریم ولد عبدالحلیم	۲۵۳	ترمذی
۲۴۱	سلطان محمود ولد فضل رحمٰن	۲۸۲	
۲۴۲	اول خان ولد جنیس خان	۲۸۴	
۲۴۳	وحید الزمان ولد گل زمان	۲۷۰	
۲۴۴	عبدالجبار ولد محمد نذیر	۳۱۵	
۲۴۵	محمد الیاس ولد عبدالرؤف	۳۰۰	
۲۴۶	عبدالرحمٰن ولد دوست محمد	۲۶۳	
۲۴۷	سیف الاسلام ولد عبدالقادر	۳۰۷	
۲۴۹	مومن خان ولد سید امیر	۲۶۹	
۲۵۰	فضل المنان ولد غلام یوسف	۲۵۴	بخاری
۲۵۲	امام شاہ ولد اعظم شاہ	۲۴۰	
۲۵۳	فضل حق ولد احمد شاہ	۳۰۳	
۲۵۵	عبدالستار ولد سلطان محمد	۲۷۴	بخاری
	مدرسہ دارالعلوم سرحد پشاور		
۲۶۰	عبدالرشید ولد سرفراز	۲۵۲	
۲۶۲	عبدالکریم ولد عالم خان	۲۴۷	بخاری
۲۶۳	عبدالغفور ولد محمد شعیب	۲۷۲	بخاری
۲۶۵	غازی مرجان ولد گلزم	۲۵۶	"
	مدرسہ دارالعلوم حمایت اسلام غلجی کنڈر خیل		
۲۶۹	محمد عثمان ولد میاں آغا جان	۲۶۳	
۲۷۱	بخت محمد ولد عبدالجلال	۲۶۷	بخاری
۲۷۲	عبدالتواب ولد محمد	۲۶۳	"
	مدرسہ دارالعلوم نعمانیہ اتمانزی		
۲۷۴	عبدالحلیم ولد سعادت خان	۲۵۷	
	مدرسہ دارالعلوم کبیر والا ملتان		
۲۸۰	غلام سرور ولد نور محمد	۳۳۱	
۲۸۱	محمد مطیع ولد احمد بخش	۲۹۲	بخاری
۲۸۳	نذیر احمد ولد خلیل احمد	۳۳۱	
۲۸۴	محمد شہسوار ولد محمد سلطان	۲۹۱	
۲۸۵	محمد عبدالرؤف ولد عبدالحق	۲۵۰	
۲۸۶	محمد حیات ولد نور محمد	۲۴۰	بخاری
۲۸۷	عبدالمجید ولد غلام حسین	۴۰۰	

کل نمبر ۶۰۰ درجہ علیا ۳۶۰ یا اس سے زیادہ، درجہ وسطی ۳۰۰ یا اس سے زیادہ، ادنیٰ ۲۴۰ یا اس سے زیادہ

اجمالی نتیجہ امتحان سالانہ ۱۳۸۳ھ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

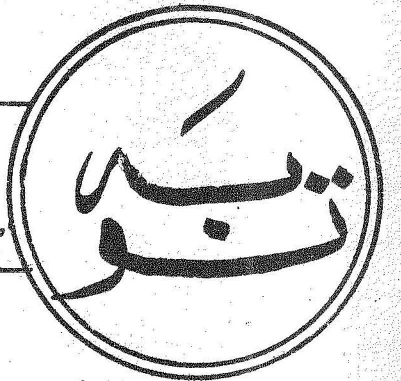
اس سال مغربی پاکستان کے ۱۹ مدارس وفاقیہ کے ۲۸۰ طلبہ دورۂ حدیث شریف نے اس امتحان میں شرکت کی، نیز گزشتہ سال کے ۱۱ طلبہ بخاری شریف اور ترمذی شریف کے ضمنی امتحان میں شریک ہوئے کل ۲۹۱ طلبہ میں سے ۲۱۳ طالب علم مختلف درجات میں کامیاب ہوئے اور نتیجہ ۷۳ فیصد رہا۔ مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی کے مولوی عبد الحکیم سلہٹی نے ۶۰۰ میں سے ۴۵۶ نمبر حاصل کیے اور اول نمبر کامیاب ہوئے نیز مدرسہ مذکورہ کے ہی مولوی حبیب اللہ دہلوی نے ۶۰۰ میں سے ۴۴۶ نمبر حاصل کیے اور دوم نمبر کامیاب ہوئے علی ہٰذا اسی مدرسہ کے طالب علم مولوی محمد اسحاق سلہٹی نے ۴۳۷ نمبر حاصل کیے اور سوم نمبر کامیاب ہوئے اللہ تعالیٰ ان شاندار ہونہار نوجوانوں کو صلاح و تقویٰ کی توفیق اور خدمت علم و دین کی سعادت عطا فرمائیں۔ آمین۔

اس سال مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی میں درجہ تخصص فی علوم الحدیث جاری کیا ہے صرف درجہ علیا کے کامیاب طلبہ ہی اس درجہ میں شریک ہو سکتے ہیں قواعد و ضوابط و شرائط داخلہ فوراً طلب کیجیے — ناظم وفاق

سلسلہ نمبر	نام مع ولدیت	کل نمبر حاصل کردہ	ضمنی امتحان
	مدرسہ عربیہ کراچی		
۱	غلام حسین ولد محمد رمضان	۲۷۹	
۳	سعود الدین حسن عثمانی ولد دوشاد حسین		ضمنی بخاری
۴	عبد القادر ولد سید غلام	۲۶۶	
۵	عبد القدوس ولد محمد فقیر	۳۱۲	ضمنی ترمذی
۶	محمد سلیمان ولد محمد نفقرہ	۲۶۲	
۷	دلبر حسین ولد محمد شریف خان	۲۵۸	
۸	حبیب الرحمان ولد ذکاء اللہ	۲۹۶	
۱۰	ابرار الحق ولد ریاض الحق	۳۴۷	
۱۱	جمیل الرحمان ولد عطاء الصمد	۳۳۴	بخاری
۱۳	محمد حسین ولد محمد سومار	۲۸۱	رر
۱۴	داد کریم ولد جان بیگ	۲۹۵	
۱۵	محمد عالم ولد وحید الزمان	۳۳۲	
۱۶	عبد الرزاق ولد محمد الیاس	۳۱۲	
۱۷	احمد سعید ولد محمد یحییٰ	۳۰۷	
۱۸	محمود الحسن ولد شاہ جی خان	۳۸۲	
۱۹	عبد الحق ولد غلام مصطفیٰ	۳۸۹	
۲۰	عبد المجید ولد محمد اسمٰعیل	۳۳۹	ترمذی
۲۱	محمد عبد الحکیم ولد محمد ادریس علی	۴۵۶ نمبر اول	
۲۲	عبد الحمید ولد محمد عمر	۳۱۴	ترمذی
۲۳	عنایت اللہ ولد عبد الحمید	۲۹۵	
۲۴	محمد اسحاق ولد محمد حبیب اللہ	۴۳۷ نمبر سوم	
۲۵	محمد حبیب اللہ ولد مختار حسین	۴۴۶ نمبر دوم	
۲۶	محمد عبد الستار ولد محمد یوسف	۲۹۹	بخاری
۲۷	محمد اسلم ولد اللہ داد خان	۳۱۳	
۲۸	امین الرحمن ولد قمر الدین	۳۰۱	
۲۹	سعید اللہ ولد ملا شاہ	۳۱۴	
۳۰	شاہ محمد ولد حسن خان	۳۸۴	
۳۱	محمد عبد المنان ولد علی اکبر	۳۴۵	
۳۲	محمد خلیل الرحمان ولد محمد لطیف	۳۴۰	
۳۴	محمد زبیر ولد فضل الحق	۲۹۱	بخاری

رول نمبر	نام مع ولدیت	کل نمبر حاصل کردہ	ضمنی امتحان
	مدرسہ مظہر العلوم کراچی ۲		
۳۵	احمد خان ولد عبد المنان	۲۵۳	بخاری
۳۸	کبیر احمد ولد دلیل الرحمن	۲۹۴	رر
۳۹	عبد السلام ولد محمد عیسیٰ	۲۵۹	رر
۴۰	محمد صالح ولد ملا مراد	۲۵۳	ترمذی
۴۱	محمد حمزہ ولد دوست محمد	۲۵۹	بخاری
۴۲	ظفر احمد ولد نجیب احمد	۳۰۷	
۴۴	محمد قاسم ولد دین محمد	۲۴۹	بخاری
	مدرسہ مطلع العلوم کوئٹہ ۳		
۴۵	فتح محمد ولد خدا رحیم	۲۹۳	بخاری
۴۷	محمد خیر ولد شیر محمد	۲۷۱	
	مدرسہ خیر المدارس ملتان ۴		
۴۹	کریم بخش ولد عمر دراز	۳۴۲	
۵۰	ممتاز احمد ولد علی نواز	۲۹۵	
۵۱	عبد المالک ولد غلام محی الدین	۲۶۳	
۵۲	عبد البصیر ولد عبد الحفیظ	۳۰۷	
۵۳	انوار الحق ولد حاجی محمد	۳۳۵	ترمذی
۵۴	اللہ یار ولد الٰہی بخش	۲۷۲	بخاری
۵۶	محمد افضل ولد ولی محمد	۳۷۷	
۵۷	عبد المجید ولد محمد عبد اللہ	۳۲۳	بخاری
۵۸	محمد رفیق ولد نور محمد	۲۹۹	
۵۹	محمود الحسن ولد محمد سعید احمد	۲۴۹	بخاری
۶۰	مشتاق احمد ولد غلام محمد	۳۸۸	
۶۱	محمد انور ولد شمس الدین	۳۲۵	
۶۲	برہان الدین ولد محمد ادریس	۲۹۷	
۶۳	سعید الرحمن ولد ظہور شاہ	۲۷۶	
۶۴	عبد الجلیل ولد رحیم بخش	۳۵۷	
۶۵	حبیب الرحمن ولد اللہ بخش	۳۵۰	
۶۶	عبد الرحمن ولد عبد الکریم	۳۱۳	

سلسلہ نمبر	نام مع ولدیت	کل نمبر	ضمنی امتحان
۶۷	محمد اکرم ولد فتح محمد	۲۶۷	
۶۸	محمد حیات ولد ایوب خان	۳۱۷	
۷۱	نیاز احمد ولد صالح محمد		
۷۳	ولی اللہ ولد خیر الدین	۳۴۴	
۷۴	منظور احمد ولد لال دین	۳۴۶	
۷۵	محمد نظر ولد شمس الدین	۲۸۵	
۷۶	عبد العزیز ولد سمند خان	۳۱۵	بخاری
	مدرسہ قاسم العلوم ملتان		
۷۸	محمد عثمان ولد حامد	۳۰۴	
۷۹	محمد عبد اللہ ولد محمد قلندر	۳۱۳	
۸۰	فضل احمد ولد عبد اللہ	۳۲۴	
۸۱	محمد ابراہیم ولد کالو شاہ	۲۹۴	
۸۲	احمد دین ولد خالق دین	۲۸۴	بخاری
۸۳	تاج محمد ولد غلام نبی	۲۹۱	
۸۴	محمد حنیف ولد علم دین	۳۶۴	
۸۵	محمد اللہ داد ولد جان محمد	۲۶۱	بخاری
۸۶	محمد عبد الرحمٰن ولد گل محمد	۲۹۳	
۸۹	سعید احمد ولد غلام احمد	۲۵۸	بخاری
۹۰	حفیظ احمد ولد عبد الحمید	۲۶۰	رر
	مدرسہ جامعہ مدنیہ لاہور		
۹۶	عبد الجبار ولد نظیر حسین	۲۷۰	بخاری
۹۷	امین الحق محمد اسلم	۲۷۳	
	مدرسہ سراج العلوم سرگودھا		
۱۰۸	ضیاء الحق ولد محمد صادق	۲۸۳	
۱۰۹	محمد اسعد ولد عبد الکریم	۲۴۳	
۱۱۰	محمد حنیف ولد محمد ابراہیم	۲۶۲	
۱۱۱	محمد لقمان ولد محمد یوسف	۲۶۳	[illegible]
۱۱۲	اللہ بخش ولد غلام قادر	۲۴۴	
۱۱۳	عصمت اللہ ولد نور محمد	۲۴۵	



جامع شریعت و طریقت حضرت مولانا بشیر احمد پسروری
مدظلہ خلیفہ مجاز حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

(قسط نمبر ۲)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ!

خالص توبہ کے ذریعہ سے یقیناً بفضلہ تعالیٰ گناہ معاف ہوجاتے ہیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبح صادق سے غروب آفتاب تک اور غروب آفتاب سے طلوع آفتاب تک توبہ کا دروازہ کھلا رہتا ہے ہر لمحہ میں توبہ قبول ہوسکتی ہے۔

اِنَّہٗ کَانَ لِلْاَوَّابِیْنَ غَفُوْرًا ۝

بے شک جو انسان اپنے کئے پر نادم اور پریشان ہوکر غفلت اور معصیت پر نادم ہوکر اطاعت اور فرمانبرداری کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور میں آئے۔ اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت سے مغفرت کی قوی امید نہیں بلکہ یقین ہے۔

سب سے بڑا مجرم وہ انسان ہے جو آنحضرت کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے اور سب سے بڑا بدبخت وہ ہے جو اس پر ایمان لائے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کے مدعی اور اس پر ایمان لانے والوں کے لئے توبہ کا دروازہ کھلا ہے تو دوسرے گناہگاروں کے لئے بھی یقیناً کھلا ہے۔ بنی اسرائیل کی قوم کے اندر ایک نوجوان تھا۔ جس نے بیس برس اللہ تعالیٰ کی بندگی کی۔ پھر بیس برس گناہوں میں صرف کئے۔ پھر ایک دن جب آئینہ دیکھا تو اپنی داڑھی میں سفید بال دیکھے۔ سفید بال دیکھنے سے موت کا خوف غالب ہوا اور گناہوں پر بیحد ندامت ہوئی پھر اس نے کہا اے اللہ میں نے بیس برس مسلسل تیری نافرمانی میں بسر کئے اب اگر میں تیرے دروازے پر آؤں تو کیا تو مجھے قبول کرلے گا۔ غیب سے آواز آئی کہ تو نے پہلے ہمارے ساتھ محبت کی یعنی بیس برس بندگی کرتا رہا تو ہم نے بھی تیرے ساتھ محبت کا سلسلہ قائم رکھا تو نے ہمیں چھوڑ کر گناہوں کا راستہ اختیار کیا ہم نے تمہیں مہلت دی اگر تو غفلت اور معصیت کو چھوڑ کر ہماری طرف آنا چاہے تو ہم تجھے قبول کریں گے۔

حضرت طلق بن حبیب قدس سرہٗ کا فرمان

انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ مسلسل صبح اور شام انتہائی ندامت اور خجالت کے ساتھ توبہ اور استغفار کا وظیفہ جاری رکھے "توبہ اسی کا نام ہے کہ دل کے اندر ندامت پیدا ہونے کے بعد گناہوں سے نفرت رکھے۔ اگر میلے کچیلے کپڑے کو دھویا نہ جائے اور زبان سے کہا جائے دھو ڈالا دھو ڈالا تو وہ صاف نہیں ہوجاتا بلکہ دھلائی کے بعد صاف ہوتا ہے اور صفائی کے بعد حفاظت کی ضرورت ہوتی ہے۔

توبہ کے متعلق مسنون طریقہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گناہگار کو چاہیئے کہ وضو کرے اور دو رکعت نفل نماز توبہ ادا کرے اور نماز سے فارغ ہوکر گناہوں کا اقرار کرے اور استغفار کے کلمے پڑھے

استغفار کے کلمے

(۱) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝

(۲) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ۔

(۳) اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔

نوٹ :۔ پہلا کلمہ حضرت رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیدنا ابوبکر صدیق کو اور دوسرا کلمہ سیدہ حضرت علی المرتضیٰ کو سکھایا تھا، اور تیسرا کلمہ بھی حدیث شریف کے اندر موجود ہے

حضرت سلطان المشائخ شیخ التفسیر الحاج مولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ (جن کے مزار پُر انوار سے خوشبو کی مہک دل و دماغ کو معطر کرتی رہی) اپنے وابستگان کو سکھایا کرتے تھے۔

مفید مشورہ

عاجز کا مشورہ یہ ہے کہ ظہر یا مغرب کی نماز کے بعد یا عشاء کی نماز کے ساتھ دو رکعت نفل نماز توبہ ادا کرلی جائے اور استغفار کے پہلے دو کلمے یہ آخیری التحیات میں سلام پھیرنے سے پہلے پڑھ کر پھر سلام پھیرا جائے وہاں امام ایسا نہ کرے۔

یہ مضمون احیاء العلوم (عربی)، جلد چہارم سے تلخیص کرکے لکھا گیا ہے۔

ادارہ بورسٹل میں عید الفطر

بورسٹل جیل میں عید الفطر روایتی نظم و ضبط اور جوش و خروش سے منائی گئی۔ تقریباً ڈیڑھ ہزار قیدیوں کے علاوہ جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب اور دیگر ممبران سٹاف نے بھی نماز عید قیدیوں کے ساتھ ادا کی نماز سے قبل ڈاکٹر مناظر حسین نظر مدیر ہفت روزہ خدام الدین نے قیدیوں سے خطاب فرماتے ہوئے عید کی وضاحت کی اور کہا دنیا کے تمام مذاہب اور اقوام میں عید کا تصور موجود رہا ہے۔ لیکن عید کے منانے کی صورت مختلف رہی ہے بعض لوگ عیش و طرب اور لہو و لعب کو عید کا ایک ضروری جزو سمجھتے رہے ہیں لیکن اسلام میں عید کا تصور قطعی مختلف ہے۔ اسلام اپنے پیروکاروں سے ہر حالت میں یہی مطالبہ کرتا ہے کہ وہ خدا کی عظمت کے آگے جھک جائیں اور بے پایاں مسرت و شادمانی کے اوقات میں بھی کسی اخلاقی بے راہروی اور اللہ کی حدود سے تجاوز نہ کرنے پائیں اور ہر حالت میں اللہ سے تعلق جوڑے رکھیں، قیدیوں کی دلجوئی کے لئے آپ نے مزید فرمایا کہ خدا کا کوئی کام بھی حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ آپ اس قید سے صحیح فائدہ اٹھائیں تاکہ جب آپ باہر نکلیں تو اللہ کے دین کے سپاہی بنے ہوئے ہوں۔ اس کے بعد نماز عید اور خطبہ ہوا سب ایک دوسرے سے عید ملے اور دن بخوشی بسر ہوا۔ ہیڈ ماسٹر صاحب نے ڈاکٹر صاحب کا شکریہ ادا کیا۔

نوٹ :۔ اس سے قبل حضرت شیخ التفسیرؒ کی زندگی میں حضرت مولانا علیہ اللہ النور باقاعدہ جمعہ پڑھانے یہاں تشریف لاتے رہے حضرت کے وصال کے بعد بھی عیدین پر ضرور تشریف لاتے۔ مگر اس سال جماعتی مجبوریوں کی وجہ سے حضرت تو تشریف نہ لاسکے مگر ڈاکٹر صاحب تشریف لے آئے۔ امید ہے صاحب موصوف آئندہ بھی تشریف لے آیا کریں گے۔ آپ سکول اور لائبریری کی عمارت اور مختلف اصلاحی تحریکات سے متاثر ہوئے۔

محمد افضل سیکرٹری بزم ادب بورسٹل جیل، لاہور

اشتہار گمشدہ

میرا بھائی محمد یسین عرصہ دو سال سے گم ہے وہ ہر وقت ضد میں ہی باتیں کرتا رہتا ہے پوچھنے سے جواب صحیح دیتا ہے عمر تقریباً ۲۵ سال قد ۴½ فٹ ہے
اطلاع دینے والے اصحاب اندھی ماں پر احسان کریں
مولوی نذیر احمد ملٹری پریس راولپنڈی فون ۲۱۷۶

سورۃ الممتحنہ

از امام انقلاب مولانا عبیداللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ غازی خدابخش اچھروی و شیخ بشیر احمد بی اے

حزب اللہ کے قانون کی مخالفت کا مطلب

اس کی طرف لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیھم بالمودۃ میں اشارہ ہے اور جس کی تفصیل تسرون الیھم بالمودۃ ہے۔

یعنی قانون کی خلاف ورزی کا مطلب یہ ہے کہ "میرے اور اپنے دشمن کو دوست بناتے ہو اور پھر اسے خفیہ پیام بھیجتے ہو" جب تم نے ان کے ساتھ دشمنی کا اعلان ہی کر دیا ہے تو پھر دوستی کہاں تک معقول ہو سکتی ہے؟ یہ مخالف کی ادنیٰ ترین اعانت ہے اس سے انسان خود ہی سمجھ سکتا ہے کہ اس سے زیادہ اعانت کتنا جرم ہے۔

وانا اعلم بما اخفیتم وما اعلنتم ومن یفعلہ منکم فقد ضل سواء السبیل ۝

یہ جماعت حزب اللہ کہلاتی ہے اس لئے اس کے اعمال کی نگرانی اللہ سبحانہ تعالیٰ خود ہی کرے گا اور وہی انسان کو اس کے اعمال کے مطابق ثمرہ دے گا سبیل اللہ (حزب اللہ کے پروگرام) کی مخالفت کرنے والا غلط راستے پر چل پڑا ہے اس لئے اسے خدا ضرور سزا دے گا۔

سورۃ کے باقی حصے میں اس مرکزی آیت کی تشریح ہے۔

۲۔ اِنْ یَّثْقَفُوْكُمْ یَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّیَبْسُطُوْٓا اِلَیْكُمْ اَیْدِیَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ۝

مخالفین کا مقصد

تمہاری اس غلطی سے تمہارے دشمن کیا فائدہ اٹھاتے ہیں؟ اگر وہ ملی نقصان جو تمہاری اس حرکت سے پہنچ سکتا ہے تمہاری نظروں میں ہوتا تو تم ایسی حرکت نہ کرتے وہ نقصان یہ ہے کہ مخالف تمہاری بھیجی ہوئی اطلاعات سے فائدہ اٹھا کر تمہارے پروگرام کو توڑتا اور تمہیں اس سے منکر بنانا چاہتے ہیں۔ (وودوا لو تکفرون)

(۳) لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَفْصِلُ بَیْنَكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝ جزوی فائدے کو مقدم نہ کرو

تم نے اتنے بڑے نقصان کے مقابلے میں جو جزوی فائدہ سوچا تھا کہ اپنی اولاد اور رشتہ داروں کو فائدہ پہنچا سکو گے یہ رشتہ داری اللہ کے ہاں پہنچ کر یعنی قیامت میں تمہارے کام آنے والی چیز نہیں ہے جس رشتہ داری میں خدا کے حکم کا خیال نہ ہو وہ خدا کے سامنے پیش ہونے تک ٹوٹ جائیں گی (یفصل بینکم)

۴ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَیْنَنَا وَبَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِیْمَ لِاَبِیْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ رَبَّنَا عَلَیْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَیْكَ اَنَبْنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ۝ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝

ترجمہ! بے شک تمہارے لئے ابراہیم میں اچھا نمونہ ہے اور ان لوگوں میں جو اس کے ہمراہ تھے جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ بے شک ہم تم سے بیزار ہیں اور ان سے جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو ہم نے تمہارا انکار کر دیا اور ہمارے اور تمہارے درمیان دشمنی اور بیر ہمیشہ کے لئے ظاہر ہو گیا یہاں تک کہ تم ایک اللہ پر ایمان لاؤ مگر ابراہیم کا اپنے باپ سے کہنا کہ میں تمہارے لئے معافی مانگوں گا اور میں اللہ کی طرف سے تمہارے لئے کسی بات کا مالک بھی نہیں ہوں اے ہمارے رب ہم نے تجھ ہی پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف ہم رجوع ہوئے اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے اے ہمارے رب ہمیں . . . . . ان کا تختہ مشق نہ بنا جو کافر ہیں اور اے ہمارے رب ہمیں معاف کر بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔

حضرت ابراہیم کی مثال

حزب اللہ میں کوئی شخصیت ایسی ہے جس کو آئیڈیل سمجھا جائے تو وہ حضرت ابراہیم اور ان کے ساتھی ہیں انہوں نے اپنی قوم کے ساتھ جو سلوک کیا وہی معاملہ تمہیں کرنا چاہیئے۔

اذ قالوا لقومھم . . . . وحدہٗ

انہوں نے علی الاعلان کہہ دیا کہ ہم تم سے بیزار ہیں اور ہمارے تمہارے درمیان عداوت اور بغض پیدا ہو گیا ہے یہ مخاصمت اس وقت تک رہے گی جب تم خدا کے قانون کی اطاعت کی طرف لوٹ نہ آؤ۔ اب ہم تمہارے دشمن ہیں اور تمہیں کسی کام میں مدد دینے کے ذمہ دار نہیں ہیں ان کی دعا یہ تھی ربنا علیک توکلنا والیک انبنا والیک المصیر ۝ ربنا لا تجعلنا فتنۃ للذین کفروا واغفرلنا ربنا انک انت العزیز الحکیم ۝

تم بھی اس دعا کو اپنا آئیڈیل بناؤ۔

۶۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَمَنْ یَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ۝

الغرض تمہارے لئے ان لوگوں کے افعال و اعمال بہترین نمونہ ہیں جو شخص ان کے نمونے پر نہ چلے اللہ کو اس کی مطلق پروا نہیں ہے اگر اس کا دعویٰ خدا سے محبت کا ہے تو اسے ابراہیم اور ان کے ساتھیوں کے طریق پر چلنا چاہیئے۔

حضرت ابراہیمؑ کی ایک دعا

الا قول ابراہیم لابیہ لاستغفرن لک وما املک لک من اللہ من شیء

ابراہیم نے اپنے باپ کے لئے دعا مانگی تھی ان کی یہ بات قابل تقلید نہیں ہے انسانوں کی لغزشوں پر قرآن اپنے قانون نہیں بدلتا

(۷) عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّجْعَلَ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ عَادَیْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً وَاللّٰهُ قَدِیْرٌ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

شاید کہ اللہ تم میں اور ان میں کہ جن سے تمہیں دشمنی ہے دوستی قائم کر دے اور اللہ قادر ہے اور اللہ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔

کیا دوستی کا امکان ختم ہو گیا؟

کیا اب یہ سمجھ لیا جائے کہ جو لوگ ہمارے دشمن ہیں ان سے دوستی پیدا ہونے کا امکان ختم ہو گیا اس لئے ان سے کوئی دوستانہ معاملہ کرنا ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا؟

اس آیت میں سمجھایا گیا ہے کہ یہ مطلب نہیں

خدا ایسے سامان پیدا کرے گا کہ ان کے ساتھ دوستی پیدا ہو جائے مگر یہ غلط ہے کہ تم اس قانون کی خلاف ورزی کر کے ان سے دوستی پیدا کرو۔ اللہ انہی کے دلوں میں انقلاب پیدا کر دے گا کہ وہ تم سے دشمنی کرنا چھوڑ دیں گے اس وقت تم بھی ان سے دوستی کر سکتے ہو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ دشمنی کر رہے ہوں تو ان کی محبت تم اپنے دلوں میں رکھ کر ان کی مدد کرو۔

۸۔ لَا یَنْھٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ وَلَمْ یُخْرِجُوْکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ اَنْ تَبَرُّوْھُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَیْھِمْ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ٥

ترجمہ! اللہ تمہیں ان لوگوں سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین کے بارے میں نہیں لڑتے اور نہ انہوں نے تمہیں، تمہارے گھروں سے نکالا ہے اس بات سے کہ تم ان سے بھلائی کرو اور ان کے حق میں انصاف کرو۔ بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے

دوستی کیا جائز ہے؟

یہاں مذکورہ بالا خیال کی تصریح کی گئی ہے یعنی جب ایسی حالت پیدا ہو جائے کہ وہ لڑنا چھوڑ دیں تو پھر ان سے دوستی ممنوع نہیں ہے۔

۹:۔ اِنَّمَا یَنْھٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیْنَ قٰتَلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ وَاَخْرَجُوْکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ وَظٰھَرُوْا عَلٰٓی اِخْرَاجِکُمْ اَنْ تَوَلَّوْھُمْ وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ٥

ترجمہ! تمہیں اللہ انہیں ہی سے منع کرتا ہے کہ جو دین میں تم سے لڑے اور انہوں نے تمہیں تمہارے گھروں سے نکال دیا اور تمہارے نکالنے پر لوگوں کی مدد بھی کی کہ ان سے دوستی کرو۔ اور جس نے ان سے دوستی کی تو پھر وہی ظالم بھی ہے۔

دوستی کرنے کی ممانعت اس وقت تک ہے جب تک وہ دشمنی پر ہیں

قاتلوکم فی الدین: اصل دشمنی

ظاھروا علٰی اخراجکم: ان کے حلیف

دشمن کا دوست

من یتولھم فاولٰئک ھم الظلمون ٥

جو دشمنوں سے دوستی کرے وہ بھی دشمنوں ہی میں شمار ہونے لگتا ہے

فصل دوم

حزب اللہ کے ممبروں کے فرائض قانونی طور پر منضبط کر لئے گئے ان کی روح تخریبی ہے یعنی یہ کہ یہ کام نہیں کرنا چاہئے اب انہیں بتایا جائے گا کہ انہیں کیا کرنا چاہیئے

دشمن کا آدمی مسلم کیمپ میں۔

فصل اول میں اس امر پر بحث کی گئی تھی کہ ایک شخص حزب اللہ کا رکن ہو کر کفار کے ساتھ خفیہ راہ و رسم پیدا کرے تو کیا کرنا چاہیئے اب اس فصل میں اس کے برعکس اس مسئلے پر بحث کی گئی ہے کہ کوئی شخص مخالف کیمپ میں ہوتے ہوئے حزب اللہ کی طرف دست مودت بڑھائے تو کیا کرنا چاہیئے

جو لوگ مخالف کیمپ سے آتے ہیں وہ بعض اوقات دشمنی کے لئے آتے ہیں گو وہ اپنے آپ کو دوست ظاہر کرتے ہیں، وہ یا تو مسلم کیمپ میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں یا یہاں کے راز کی جستجو کرتے ہیں اس لئے حکم دیا گیا ہے کہ جو لوگ دشمن کے کیمپ سے تمہارے پاس آئیں پہلے ان کا امتحان لے لو پھر دیکھ لو کہ وہ دشمنی کرنے تو نہیں آئے؟ اگر تم سمجھو کہ وہ دوستی کی راہ سے آئے ہیں تو ان کو اپنی جماعت میں شامل کر لو لیکن اگر وہ اپنے ساتھ روپیہ پیسہ لائے ہیں تو وہ واپس کر دو یہ روپیہ کافروں کا شمار ہو گا۔ اسے مسلم کیمپ میں استعمال نہیں کیا جا سکتا

بعض نااہل فقیہ مسلمانوں میں ایسے پیدا ہو گئے جنہوں نے مسلمانوں کی اجتماعی مالی طاقت کو سخت صدمہ پہنچایا وہ انارکسٹ معلوم ہوتے ہیں یہ لوگ اجتماعیت کے معنی جانتے ہی نہیں بدقسمتی سے انارکسٹ فقیہوں کا فقہ حنفی پر غلبہ ہو گیا اس کا سبب بادشاہوں کا ظلم بنا ہے بادشاہوں کے ظلم سے بچنے کے لئے ہر شخص بادشاہ کے حکم کا انکار کرنا اپنا کمال سمجھتا ہے اس طرح ہوتے ہوتے ان میں سے اجتماعیت بالکل رخصت ہو گئی۔

۱۰:۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَکُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُھٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْھُنَّ ط اَللّٰہُ اَعْلَمُ بِاِیْمَانِھِنَّ ج فَاِنْ عَلِمْتُمُوْھُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْھُنَّ اِلَی الْکُفَّارِ ط لَا ھُنَّ حِلٌّ لَّھُمْ وَلَا ھُمْ یَحِلُّوْنَ لَھُنَّ وَاٰتُوْھُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا وَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ اَنْ تَنْکِحُوْھُنَّ اِذَآ اٰتَیْتُمُوْھُنَّ اُجُوْرَھُنَّ وَلَا تُمْسِکُوْا بِعِصَمِ الْکَوَافِرِ وَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْیَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ط ذٰلِکُمْ حُکْمُ اللّٰہِ ط یَحْکُمُ بَیْنَکُمْ ط وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ٥

ترجمہ! اے ایمان والو جب تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو ان کی جانچ کر لو اللہ ہی ان کے ایمان کو خوب جانتا ہے پس اگر تم انہیں مومن معلوم کر لو تو انہیں کفار کی طرف نہ لوٹاؤ نہ وہ عورتیں ان کے لئے حلال ہیں اور نہ وہ کافران کے لئے حلال ہیں اور ان کفار کو دے دو جو کچھ انہوں نے خرچ کیا اور تم پر گناہ نہیں کہ تم ان سے نکاح کر لو جب تم انہیں ان کے مہر دے دو۔ اور کافر عورتوں کے ناموس کو قبضہ میں نہ رکھو اور جو تم نے ان عورتوں پر خرچ کیا تھا مانگ لو اور جو انہوں نے خرچ کیا وہ مانگ لیں اللہ کا یہی حکم ہے جو تمہارے لئے صادر فرمایا اور اللہ سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے

امتحنوھن امتحان کا طریق آیت ۱۲ میں آتا ہے

کافر خاوندوں کا مہر واپس کر دیں

وَاٰتُوْھُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا: یہ عورتیں جو تمہارے پاس آتی ہیں ان پر ان کے پہلے خاوندوں نے جو مال خرچ کیا ہے یعنی ان کا مہر وہ ان کو واپس کر دو۔

وَلَا جُنَاحَ اَنْ تَنْکِحُوْھُنَّ اِذَآ اٰتَیْتُمُوْھُنَّ اُجُوْرَھُنَّ ط . . . . .

یعنی تم اپنا مہر ادا کر کے ان سے نکاح کر سکتے ہو۔

وَلَا تُمْسِکُوْا بِعِصَمِ الْکَوَافِرِ:۔ جس طرح بعض عورتیں کافروں کے کیمپ سے مسلم کیمپ میں آتی ہیں۔ ایسے ہی ایسی عورتیں بھی ہیں جو مسلمانوں کے نکاح میں تھیں مگر وہ ہجرت کی قائل نہ تھیں اس لئے وہ پیچھے کافروں کے کیمپ میں رہ گئیں جس طرح پہلی قسم کی عورتوں کے پہلے تعلقات قانون تسلیم کرنے سے انکار کرتا ہے اس طرح ان مسلمانوں کے کافر عورتوں کے ساتھ تعلقات کو بھی قرآنی قانون تسلیم نہیں کرتے اور حکم دیتا ہے کہ ان سے اپنے تعلقات قطع کرو اس لئے حکم دے دیا کہ ان عورتوں کا ناموس جو کافر رہ گئیں اور اسلامی پروگرام کو تسلیم نہیں کرتیں اپنے قبضے میں مت رکھو۔

اپنی بیویوں کا مہر واپس لے لو

وَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ:۔ تم نے اپنی بیویوں کا جو مہر مقرر کیا تھا وہ ان سے واپس لے لو۔ ولیسئلوا ما انفقوا ط انہوں نے جو مہر مقرر کیا تھا وہ تم سے لے لیں

ذٰلِکُمْ حُکْمُ اللّٰہِ ط یحکم بینکم ط یہ حکم اللہ کا ہے۔ اس لئے انصاف پر مبنی ہے جو کافر انصاف کرتا ہے

اسلام کی نگاہ میں انسان کی بدتری یا برتری کا مدار اس کے انجام پر ہے

میاں غلام حسین قلعہ گوجر سنگھ — لاہور

(۱) كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ إِلَيْنَا تُرْجَعُونَ (پارہ ۲۱ سورۃ العنکبوت آیت ۵۷)

ترجمہ :- ہر جاندار موت کا مزہ چکھنے والا ہے پھر ہمارے ہی پاس پھر کر آؤ گے۔

(۲) كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔ (پ ۴ سورہ آل عمران ۱۸۵)

ترجمہ ! ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے اور تمہیں قیامت کے دن پورے پورے بدلے ملیں گے۔

موت ہر انسان کے لئے مقدر اور مقرر ہو چکی ہے اپنے وقت مقرر پر ضرور آئے گی۔ موت ہر ایک پر ثابت کر دیتی ہے کہ انسان کی زندگی اس کے اپنے اختیار میں نہیں ہے موت نہ بلانے سے آیا کرتی ہے نہ روکنے سے رک سکتی ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنے وقت پر آیا کرتی ہے اس وقت مقررہ کو دنیا کی کوئی طاقت ایک منٹ بھی آگے پیچھے نہیں کر سکتی۔ ہمارے جسم کے عناصر کب تک جمع رہیں گے آخر ایک دن ریزہ ریزہ ہو کر رہیں گے ہم سے پہلے کہاں رہے جو ہم رہیں گے جو بھی دنیا میں آیا ہے فنا ہو کر رہے گا، کوئی چار دن آگے کوئی چار دن پیچھے، کوئی بچپن میں ہی اس دار فانی سے رخصت ہو جاتا ہے اور کوئی جوانی یا بڑھاپے میں چل بستا ہے بقاء صرف حق تعالیٰ کی ذات کے لئے ہے

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ

(ہر چیز کو فنا ہے مگر اس کا منہ)

اللہ تعالیٰ کی ذات نہ کبھی معدوم تھی اور نہ کبھی فنا ہو گی۔ انسان سفر میں یا حضر میں ریل میں ہو یا ہوائی جہاز میں سمندر میں ہو یا خشکی میں - کیسے ہی مضبوط اور محفوظ و مامون مکان میں ہو موت اپنے وقت مقررہ پر آ کر رہے گی۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۗ

ترجمہ ! تم جہاں کہیں ہو گے موت تمہیں آ ہی پکڑے گی اگرچہ تم مضبوط قلعوں میں ہی ہو — سورۃ النساء ۷۸

موت وہ غشی ہے جس سے افاقہ نہیں اور وہ بیگانگی ہے جس کے پیچھے کوئی تعلق نہیں۔ موت سارے رشتے ختم کر دیتی ہے موت کے بعد انسان کو اس آسائشوں سے بھری ہوئی دنیا کی طرف سے آخری لباس پہنایا جاتا ہے اور اس کو نئے مکان یعنی قبر میں اتارا جاتا ہے اور اس کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا جاتا ہے کوئی ساز و سامان انسان کو اس نئے مکان میں رہنے کے لئے نہیں دیا جاتا۔ بیوی بچے ماں اور باپ اور عزیز و اقارب میں سے کوئی بھی ساتھ نہیں جاتا۔ قبر ایسا وحشت ناک مقام ہے جہاں انسان کا کوئی ساتھی نہیں ہوتا۔ زندگی میں گھر کے اندر اور باہر اپنے ہزاروں ساتھی نظر آتے ہیں۔ حشر میں بھی بے شمار لوگوں کا مجمع ہو گا۔ جہنم یا جنت میں جائیں گے تو وہاں بھی لوگوں کی کثرت ہو گی لیکن قبر ایسا تنہائی کا مقام ہے جہاں کوئی ساتھی نہ ہو گا وحشت ہی وحشت ہو گی۔ اس نئے مکان میں خیر مقدم اس کا کیا جائیگا جو نیک اعمال کی پونجی ساتھ لے آئے گا۔ مرنے سے پہلے کوئی شخص بھی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا۔

حقیقت میں زندگی ختم ہونے تک انسان کو کوئی حق نہیں کہ اپنے آپ کو اچھا سمجھے دن رات تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے کوئی آج عابد و زاہد ہے تو کل شیطان ہو جاتا ہے کوئی آج مسلمان ہے تو کل کافر ہو جاتا ہے اس لئے زندگی میں اپنے آپکو اچھا سمجھنے کا کسی کو بھی حق نہیں ہے —

مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رح سے کسی نے پوچھا کہ یزید پر لعنت جائز ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں مرنے کے بعد قبر میں جائز ہے۔ جب یہ اطمینان ہو جائے کہ تمہاری حالت یزید سے بہتر ہے ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آج تم اس پر لعنت کرو اور کل تمہاری حالت اس سے بھی بدتر ہو تو یزید کہے گا۔ سبحان اللہ! آپ دنیا میں کسی سرخروئی کی بنا پر مجھ پر لعنت کیا کرتے تھے۔ اب ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھو۔ اگر یزید برا تھا تو اس کا کیا اطمینان کہ تم اس سے اچھے رہو گے۔ کانے کو کانا وہ کہے جس کو اپنے اندھے ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ حضرت مجدد الف ثانی رح فرماتے تھے کہ مومن مومن نہیں ہو سکتا جب تک کافر فرنگ سے بھی اپنے آپ کو بدتر نہ سمجھے سائیں توکل شاہ انبالوی کا ارشاد ہے کہ اپنے آپ کو کتے سے بھی بدتر سمجھنا چاہئے۔ کیونکہ کتے کو بے ایمانی کا اندیشہ نہیں ہے اور مسلمان کو ہر وقت بے ایمانی کا اندیشہ ہے۔ کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اس کا انجام کافر فرنگ سے بہتر ہو گا ؎

ہیچ کافر را بخواری منگرید
کہ مسلمان بودنش باشد امید

ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اسلام قبول کرنے کی توفیق دیدے اور اس کا خاتمہ ایمان پر ہو جائے۔ ہر وقت اپنے اعمال کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئیے اور اللہ تعالیٰ سے استعانت طلب کرتے رہنا چاہیئے۔ تغیر حال میں دیر نہیں لگتی۔ اپنی عبادت پر کبھی ناز نہیں کرنا چاہیئے۔ اسی ناز کی وجہ سے بڑے بڑے عابدین راندہ درگاہ ہو گئے اور بڑے بڑے گنہگار جو اس کی رحمت سے ناامید ہو چکے تھے اس کی رحمت کی ایک ہی نظر سے منزل مقصود پر پہنچ گئے۔ خدا کی گرفت سے بے فکر نہیں ہونا چاہیئے۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

غافل مرو کہ مرکب مردان مرد را
در سنگلاخ بادیہ پیہا بریدہ اند
نومید ہم مباش کہ رندان بادہ نوش
ناگہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند

بڑے بڑے اولیاء کرام اور صالحین سوء خاتمہ سے ڈرتے رہے۔ وجہ یہ ہے کہ آدمی کا دل چکی کے پاٹ کی طرح چکر میں ہے اور موت کا وقت بڑا سخت نازک ہوتا ہے یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ اس وقت دل کس چیز پر قرار پکڑے گا اور کدھر پھر جائے گا۔ ایک عارف کا قول ہے کہ اگر میں کسی کو جانوں کہ وہ پچاس برس تک توحید پر قائم رہا پھر وہ مجھ سے

ذرا سی دیر کے لئے دیوار کی آڑ میں چلا جائے تو میں اس کی توحید کی گواہی نہ دوں گا کیا معلوم کہ اس کا دل کدھر پھر جائے۔

ایک اور بزرگ مرنے کے وقت بہت روتے تھے لوگ کہتے تھے کہ آپ نہ روئیں اللہ کا عفو آپ کے گناہوں سے بڑھا ہوا ہے فرمانے لگے اگر میں یہ جان لوں کہ توحید پر مروں گا تو مجھے کوئی خوف نہیں اگرچہ کتنے ہی پہاڑوں کے برابر میرے گناہ کیوں نہ ہوں۔

حضرت ابو الدرداء رض قسم کھا کر کہا کرتے تھے کہ موت کے وقت ایمان کے چھن جانے سے کوئی شخص بے خوف نہیں ہے حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مراد آبادی رح نے آخری وقت میں وصیت فرمائی کہ ان کے مرنے کے بعد ان پر نوحہ نہ کیا جائے ایک مرتبہ آنکھ کھولی تو دیکھا کہ صاحبزادوں اور اہل تعلق پر گریہ طاری ہے آپ نے منع فرمایا کہ آپ کے صاحبزادے نے عرض کیا کہ ایسی نعمت عظمےٰ اور ایسا پدر بزرگوار ہم سے جدا ہو رہا ہے ہم کیوں نہ روئیں جبکہ حضرت کی چشم مبارک بھی اشک آلود ہے آپ نے فرمایا۔

گریہ شما از اندیشہ جان من دگریہ باز اندیشہ ایمان من ــــــ

فرزندی اہم!

کار بتقوی و عبادت نیست بلکہ برحمت و مغفرت اوست ــــــ

تم میری موت پر رو رہے ہو اور میں اپنے ایمان کے ضائع ہو جانے کے خطرے سے رو رہا ہوں

بیٹا! اس وقت تقویٰ اور عبادت پر کوئی بھروسہ نہیں ہے بلکہ اللہ کی رحمت و مغفرت ہی سے نجات ہوگی ــــ حضرت عمرو بن العاص رض کا جب بالکل آخری وقت آگیا تو آپ نے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے مٹھیاں بند کرلیں اور دعا کے لئے یہ کلمات آپ کی زبان پر تھے "الٰہی! تو نے حکم دیا ہم نے حکم عدولی کی الٰہی! تو نے منع فرمایا اور ہم نے نافرمانی کی الٰہی! میں بے قصور نہیں ہوں کہ معذرت کروں طاقتور نہیں ہوں کہ غالب آ جاؤں اگر تیری رحمت شامل حال نہ ہوئی تو میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ اس کے بعد آپ نے تین بار لا الٰہ الا اللہ کہا اور جان بحق تسلیم ہو گئے

شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ خانہ کعبہ کی دہلیز پر سر رکھ کر زار و قطار رو رہے تھے اور کہہ رہے تھے "الٰہ العالمین! قیامت کے دن مجھے اندھا اٹھائیو تاکہ میرے گناہوں کے باعث میری جو رسوائی ہو اُسے میں نہ دیکھ سکوں جب بڑے بڑے اولیائے کرام کا یہ حال ہے کہ وہ اپنے تقویٰ اور عبادت پر کبھی بھروسہ نہیں کرتے اور سوء خاتمہ سے آخری دم تک خائف رہتے ہیں۔ تو ہم ہر شعبۂ حیات میں اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتے رہتے ہیں کس گنتی میں ہیں کوئی شخص بھی اللہ تعالےٰ کے حقوق کما حقہٗ پورے نہیں کرسکتا اور نہ حق عبودیت ادا کرسکتا ہے انسان کو چاہیئے کہ اپنی تخلیق کے مقصد کو ہر وقت پیش نظر رکھے اور اپنی وسعت اور طاقت کے مطابق حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے کی کوشش کرے اور حق تعالےٰ کی رحمت اور مغفرت کا امیدوار رہے۔

اپنے اعمال پر ناز نہیں کرنا چاہیئے

نجات کا مدار اللہ کے فضل پر ہے

جس خالق نے انسان کو پیدا کیا ہے وہی بالذات اور براہ راست اس کی ہر حرکت اور سکون کا بھی خالق ہے ہر چھوٹی بڑی چیز اور اس کا ہر چھوٹا بڑا فعل بالذات اور بلا شرکت غیرے تمام تر خدا ہی کے قبضہ و اختیار میں ہے انسان اگر ساری عمر عمل کرتا رہے اور اپنے ماتھے کو پتھر سے ٹکراتا رہے۔ تب بھی اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا حق ادا نہیں کرسکتا چہ جائیکہ اجر کا مطالبہ کرے اجر کا مطالبہ وہی کرسکتا ہے جو یہ جانتا ہو کہ اس نے حق ادا کر دیا ہے ــــ عارفین کو تو یقین ہوتا ہے کہ جو فعل ان سے صادر ہوتا ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے ان کی اپنی طرف سے نہیں۔ اس لئے ایسے فعل پر جس کا فاعل کوئی اور ہو اجر کا مطالبہ کیسے ہوسکتا ہے۔ انسان کو اپنے اعمال پر کبھی بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے اور نہ اپنی نیکیوں پر نگاہ رکھنی چاہیئے اور نہ ان پر اپنی نجات کے لئے اعتماد کرنا چاہیئے ورنہ اللہ تعالےٰ ان تمام رحمتوں کو جو ان پر مرتب ہوتی ہیں زائل کر دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے تمام نیکیاں معاصی اور گناہوں میں بدل جاتی ہیں۔ بندہ کس قدر جاہل ہے کہ وہ یہ خیال کرے کہ وہ نیکیاں خود کماتا ہے اور اپنے افعال سے اجر و ثواب کماتا ہے جبکہ اسے معلوم ہے کہ اس کے افعال میں بال برابر بھی اس کا دخل نہیں ہے ذات بھی اللہ تعالےٰ کی پیدا کردہ اور افعال بھی تو یہ کیسے جائز ہو سکتا ہے۔ کہ اللہ کے پیدا کئے ہوئے افعال میں ہم اپنی نیکیوں پر بھروسہ کریں اور اس کے فضل پر بھروسہ نہ کریں۔ مگر حق تو یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ سے غفلت ہماری آنکھوں پر پردہ ڈال دیتی ہے بلکہ اندھا کر دیتی ہے اور ہم اپنے افعال کو اللہ سے قطع کر کے اپنی طرف منسوب کر لیتے ہیں اور پھر ان پر ثواب کا مطالبہ کرتے ہیں اس طرح ہم اپنے افعال میں اللہ سے منقطع ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالےٰ کے عطیے بھی ہم سے منقطع ہو جاتے ہیں جو اعمال ذاتی اغراض کی خاطر ہوتے ہیں اور اللہ تعالےٰ کی خاطر نہیں ہوتے ان اعمال سے انسان خدا سے دور ہو جاتا ہے۔ جو کام خالص اللہ تعالےٰ کی رضا کے لئے کیا جائے وہی اس کی درگاہ میں قبول ہوتا ہے جس کام میں مخلوق کی رضا کو مدنظر رکھا جائے وہ مقبولیت حاصل نہیں کرسکتا کسی مسکین کو صدقہ یا خیرات دیا جائے تو یہ خیال کرنا چاہیئے کہ مال بھی اللہ کا اور اس کی ذات بھی اللہ کی اور وہ مسکین بھی اللہ کا جس کو دیا جا رہا ہے غرضیکہ انسان کے ذہن میں یہ بات ہو کہ ہر چیز اللہ کی ہے اور میرا کچھ بھی نہیں ــــ

ایک بزرگ نے ایک مجذوب کو اس نیت سے چادر دی کہ اللہ تعالےٰ اس کی فلاں حاجت پوری کر دے وہ حاجت برآری کے لئے دے رہے تھے اس لئے اس مجذوب نے قبول نہ کی اور فرمایا کہ میں تو وہ کپڑا پہنوں گا جو خاص اللہ تعالےٰ کے لئے دیا جائے گا جب مخلوق کا یہ حال ہے کہ غیر اللہ کے لئے کوئی چیز قبول نہیں کرتے تو پھر اللہ سبحانہٗ تعالےٰ کے معیار قبولیت کا اندازہ لگائیے ــــ

عبودیت کے مفہوم سے آشنا ہونے کے بعد انسان کی نظر براہِ راست اپنے گناہوں پر پڑتی ہے عبادت پر نازاں ہونے کی بجائے وہ نادم ہونے لگتا ہے اور یہ احساس اس کی روح پر مسلط ہو جاتا ہے کہ عبادت کا جو نذرانہ لے کر میں اپنے مالک کے حضور میں پیش ہو رہا ہوں وہ اس کی شان کے شایاں نہیں ہے جب حق تعالےٰ کی عظمت کا احساس انسان کے دل و دماغ میں پوری طرح جاگزیں ہو جائے تو کوئی تحفہ بھی قابل قدر نظر نہیں آتا اور انسان اسی احساس کی آگ میں پگھلتا رہتا ہے کہ اس کی شایان شان تحفہ کہاں سے لاؤں۔

عاصی کو اللہ کی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہیئے اور مطیع کو اپنی اطاعت پر ناز نہیں کرنا چاہیئے اللہ کی رحمت جوش میں آتی ہے تو چھوٹی چھوٹی باتوں پر بخش دیتی ہے۔ اپنے اعمال پر اعتماد کرو گے تو تباہ ہو جاؤ گے یہ ایک حقیقت ہے جس سے کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا کہ جس دماغ اور جن ہاتھ پاؤں سے ہم کام کرتے

ہیں۔ سب اللہ ہی کے عطا کردہ ہیں عقل فہم اور ارادہ سب اسی کے دیئے ہوئے ہیں تو پھر ان قویٰ اور جوارح سے جو اعمال و افعال اور کمالات ظاہر ہوں وہ ہمارے کیسے؟ اور ان پر ثواب کا مطالبہ کیا؟ یہ تو اللہ کا انعام ہے کہ نام ہمارا کر دیتے ہیں دراصل تصرفات خود کرتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کوئی شخص بھی اللہ کے فضل کے بغیر جنت میں نہیں جا سکتا حتیٰ کہ آپؐ نے اپنے متعلق بھی فرمایا تھا کہ میں بھی اللہ کے فضل کے بغیر جنت میں نہیں جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال نہ ہو تو آخری وقت میں کلمہ بھی زبان پر نہیں چڑھتا۔ کلمہ اس نازک وقت میں پڑھا نہیں جاتا بلکہ پڑھوایا جاتا ہے

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ

دستور العمل

غیر اختیاری امور کی فکر میں نہ پڑیں اختیاری

بیٹھے ہیں۔

اپنی ہمت اور وسعت کے مطابق اللہ تعالیٰ کے مطابق اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں لگے رہیں اور اپنے اعمال پر کبھی غرور نہ کریں۔ ان کی مردودیت یا قبولیت حق تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فضل سے کبھی مایوس نہ ہوں۔ جو اللہ کی رحمت سے مایوس ہو کر تگ و دو کا سلسلہ ختم کر دیتے ہیں۔ رحمت الٰہی بھی ان کا ساتھ نہیں دیتی ۔۔۔ ہمارا کام ہے تگ و دو کرنا کامیابی حق تعالیٰ کے اختیار میں ہے ؎

حاصل آید یا نہ آید آرزوے می کنم
یابم او را یا نیابم جستجوئے می کنم!



بقیہ: مجلس ذکر

دن کسی سے بھی یہ عذر قبول نہیں کیا جائے گا کہ میں چونکہ عربی نہیں جانتا تھا اس لئے قرآن نہ پڑھ سکا۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ علی الاعلان فرمایا کرتے تھے "اے پنجاب کے رہنے والو! کان کھول کر سن لو کہ قیامت کے دن تم یہ نہیں کہہ سکو گے کہ ہمیں کسی نے قرآن نہیں سنایا میں نے تمہیں قرآنی مطالب و معانی پنجابی میں کھول کھول کر بیان کر دیئے ہیں اور اللہ کی طرف سے اتمام حجت کر دیا ہے اب تم جانو اور تمہارا کام۔ میں نے اپنا فریضہ ادا کر دیا اور بحمد اللہ عند اللہ اور عند الرسول سرخرو ہوں۔ اب یہ تمہاری ذمہ داری ہے کہ تم دین پر عمل کرو اور کتاب و سنت کی تعلیمات کو حرز جان بناؤ۔ اور اگر ایسا نہیں کرو گے تو تم خدا و رسول کے سامنے اپنے اعمال کے لئے خود جوابدہ ہو گے۔ میں تو انشاء اللہ یہ کہہ کر بری الذمہ ہو جاؤں گا کہ اے اللہ میں نے تیرا قرآن ان لوگوں تک پہنچا دیا تھا۔ یا رسول اللہ! میں نے آپ کے فرامین آپ کی امت کو کھول کھول کر بیان کر دیئے تھے اور ہندی کو چندی کر کے ان کو دین کے مسائل سمجھا دیئے تھے لیکن ان بدبختوں نے آپ کی سنت کا مذاق اڑایا اور آپ کے طریق سے روگردانی کی۔ اب یہ جانیں اور ان کا رب جانے

اس سلسلہ میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ یہ مثال بھی دیا کرتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص تمہیں انگریزی میں تار بھیجے تو تم اسے پڑھوا کر سمجھنے کی کوشش کرتے ہو اور یہ جاننے کے لئے بے چین و پریشان ہو جاتے ہو کہ نہ جانے اس میں کیا لکھا ہے؟ انگریزی پڑھنے والے کو تلاش کرتے پھرتے ہو اور تمہارا تجسس اس حد تک بڑھ جاتا ہے کہ جب تک تم تار کسی شخص سے پڑھوا کر نہ سن لو اور یہ جان نہ لو کہ اس میں کیا لکھا ہے تمہارا کھانا پینا تک حرام ہو جاتا ہے لیکن کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ اپنے خالق و مالک کے پیغام پر کان ہی نہیں دھرتے اور کتاب اللہ کے مضامین کو پڑھ کر سمجھنے کی زحمت ہی گوارا نہیں کرتے پھر ستم بالائے ستم یہ کہ حاملین پیغام الٰہی اور عاملین کتاب و سنت کا مذاق اڑاتے ہو اور انہیں حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہو۔

تفو بر تو چرخ گرداں تفو

اے غفلت شعار کان کھول کر سن لو! پیغام الٰہی اور کتاب و سنت کی تعلیم سے تمہاری بے اعتنائی اس بات کا بین ثبوت ہے کہ تم نے عقل و خرد کو جواب دے دیا ہے اور تمہارے ہوش ٹھکانے نہیں رہے۔ تمہاری عقلیں مسخ ہو گئی ہیں اور تمہارے دلوں پر غفلت کے تالے پڑ گئے ہیں۔ کاش تم فطرت کی اس پکار کو سن سکتے اور اپنے لئے سامان آخرت فراہم کرنے کی فکر کرتے!

حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے "دیکھو! تم ڈاکٹر سے اپنی بیماری کے لئے نسخہ لکھواتے ہو تو یہ کبھی نہیں ہوا کہ تم نسخہ لکھوا کر اسے کسی اچھے سے کپڑے میں لپیٹ کر محفوظ رکھ دو اور اسے تعویذ بنا کے ساتھ لئے پھرو بلکہ تم نسخہ لے کر کیمسٹ کی دکان پر جاتے ہو۔ اس سے دوائی خریدتے ہو۔ دوائی کو استعمال کرتے ہو اور اس کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر کے کہنے کے مطابق مکمل پرہیز بھی کرتے ہو تب جا کر کہیں تمہیں شفاء نصیب ہوتی ہے۔

یاد رکھو! یہی حال قرآن عزیز کا ہے۔ یہ سب سے بڑے حکیم۔ نہیں نہیں بلکہ سب حکیموں کے خالق و مالک اور حکیم حقیقی کا تجویز کردہ نسخہ شفا ہے۔ یہ مخلوق خدا کو امراض روحانی سے شفا عطا کرنے کے لئے حکیم کائنات جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے توسط سے ہم تک پہنچا ہے۔ چنانچہ ہم جب تک اس نسخۂ شفا کو حکیم کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طرق اور ہدایات کے مطابق استعمال نہیں کریں اور مکمل پرہیز نہیں کریں گے ہم یقیناً شفایاب نہیں ہو سکتے۔ دیکھو! یہ قرآن حکیم، اللہ کا مقدس کلام اور نوع انسانی کے لئے آخری پیغام ہدایت اس لئے نازل نہیں ہوا۔ کہ اسے خوبصورت غلافوں اور جزدانوں میں لپیٹ کر طاقوں کی زینت بناؤ یہ تو اس لئے نازل ہوا ہے کہ اس سے روح کی دنیا کو آباد کرو اور اسے مشعل راہ بنا کر زندگی کی راہوں پر حقیقت و معرفت کی روشنی بکھیرتے چلے جاؤ۔ دیکھو یہ اس لئے نہیں کہ تم اسے گلدستۂ طاق نسیاں بنا دو بلکہ یہ تو اس لئے ہے کہ تم اسے ہر حال میں خضر راہ بناؤ، ہر گھڑی اس کا ورد رکھو، زندگی کے ہر گوشے میں اسے جاری وساری کرو اور اسے حرز جان بنا کر زندگی کی ہر رہگذر پر پھیل جاؤ۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے رنگ ہے قرآن رنگ فروش ہیں علماء کرام اور رنگ ساز ہیں صوفیائے عظام۔ چنانچہ آج قرآن کا رنگ انہیں خوش نصیب حضرات پر چڑھ سکتا ہے جو اہل اللہ کے دامن سے وابستہ رہ کر اپنی اصلاح کرائیں ——

یاد رکھو! فہم قرآن کی نعمت اور قرآن عزیز پر عمل کی سعادت عاملین قرآن و سنت کی صحبت میں مدت مدیدہ تک رہنے اور ان کے سامنے زانوئے ادب تہ کرنے سے نصیب ہوتی ہے اللہ کا شکر ہے کہ یہ جنس نا پید نہیں ہوئی۔ ہمارا یقین ہے کہ جب یہ جنس ناپید ہو گئی تو پھر دنیا کا باقی رہنا بھی محال ہے۔ ہاں اس قسم کے لوگ جو ظاہر و باطن کے کامل اکمل ہوں کمیاب ضرور ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے بیج کے طور پر باقی رکھے ہوئے ہیں۔

برادران عزیز!

روحانی امراض سے محفوظ رہنا کوئی معمولی سی بات نہیں ہے انسان محض اللہ کے فضل سے روحانی بیماریوں سے محفوظ رہ سکتا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کبر کے مریض کو جنت کی ہوا بھی نہیں لگے گی۔ وہ جب تک اس مرض سے شفایاب نہیں ہوگا جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ اسی طرح حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے مجھے اپنی امت کے بارے میں شرک اصغر کا سخت خطرہ ہے اور اس سے کوئی کوئی بچ سکے گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا "یا رسول اللہ! شرک اصغر کیا ہے" آپ نے فرمایا "ریا یعنی دکھلاوا" اور واقعی یہ مرض ایسا ہے کہ بڑے بڑے علماء تک کو اس کا احساس نہیں ہوتا اور وہ اس مرض میں مبتلا ہو کر اپنے اعمال کو ضائع کر بیٹھتے ہیں۔

حضرتؒ فرمایا کرتے تھے کہ علماء کو علم پر عبور ہوتا ہے۔ لیکن اگر ان کا تعلق کسی اہل اللہ سے نہ ہو تو وہ عمل کی دولت سے پوری طرح بہرہ ور نہیں ہوتے اور نہ ان کو روحانی امراض کا شعور ہونے پاتا ہے، ان کی مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک شخص پشاور سے لاہور کا سفر کرے اور رات کی تاریکی میں دریائے سندھ، جہلم چناب اور راوی کو عبور کر جائے۔ اسی طرح غیر تربیت یافتہ علماء باطن کے اندھے ہونے کے باعث قرآن سے گزر تو جاتے ہیں مگر ان کو عمل کی نعمت سے حصہ نہیں ملتا۔ ہستی فقط اللہ والوں کی صحبت میں فنا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اہل اللہ کی صحبت میں رہ کر علم حقیقی حاصل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے آمین

بقیہ:- جہاد قیامت تک جاری رہیگا۔

ترجمہ! سو تم بودے نہ ہوئے جاؤ اور صلح پکارنے لگو۔ اور تم ہی غالب رہو گے اور اللہ تمہارے ساتھ ہی ہے اور وہ تم کو تمہارے کاموں میں نقصان نہ دے گا

مطلب

مسلمانوں کو چاہیئے کہ کفار کے مقابلہ میں سست اور کم ہمت نہ بنیں اور جنگ کی سختیوں سے گھبرا کر صلح کی طرف نہ دوڑیں۔ ورنہ دشمن شیر ہو کر دباتے چلے جائیں گے اور جماعت اسلام کو مغلوب و رُسوا ہونا پڑے گا۔ ہاں کسی وقت اسلام کی مصلحت اور اہل اسلام کی بھلائی صلح میں نظر آئے تو اس وقت صلح کر لینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ بہر حال صلح کی بناء اپنی کم ہمتی اور نامردی پر نہیں ہونی چاہیئے۔

گھبرانے کی کوئی بات نہیں اگر صبر و استقلال دکھلاؤ گے اور خدا کے احکام پر ثابت قدم رہو گے تو خدا تمہارے ساتھ ہے وہ تم کو آخر کار غالب کریگا اور کسی حالت میں بھی تم کو نقصان اور گھاٹے میں نہ رہنے دے گا۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ (پ ۲۶ ع ۱۳)

ترجمہ! مسلمان جو ہیں سو بھائی بھائی ہیں اپنے دو بھائیوں میں ملاپ کرا دو۔

اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے کہ مومن مرد ہوں یا عورتیں سب باہم اقربا ہیں۔ یعنی باعتبار رشتہ صداقت، امر الٰہی کی اطاعت اور حکم رسول کی پیروی کے سب باہم محبت رکھتے ہیں۔ دینی رشتہ سب کو جوڑے ہوئے ہے۔ سب ایک دوسرے کے مددگار، غمخوار اور مونس یار ہیں۔ حدیث صحیح میں وارد ہے کہ ایک مومن کے لئے دوسرا مومن ایسا ہے جیسے عمارت کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط بناتا ہے۔ یہ فرمانے کے وقت حضورؐ نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کا جال بنا کر بتایا یعنی ہر مومن دوسرے مومن سے اس طرح وابستہ رہتا ہے جیسے کسی مکان کی اینٹیں یا انگلیوں کا جال۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ مومنوں کی باہمی شفقت و محبت کی مثال ایسی ہے جیسے ایک جسم کے اعضاء ایک عضو میں درد ہوتا ہے تو تمام اعضاء میں بخار اور بے خوابی رہتی ہے اور سب کو درد ہوتا ہے ؎

بنی آدم اعضائے یک دیگر اند

صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ جو صدق دل سے جہاد کا قصد کرے وہ ثواب پائے گا اگرچہ اپنے بستر پر مرے۔ چار قسم کے آدمی شرکت جہاد سے شرعاً معذور ہیں اور ان کا عذر مقبول ہیں۔

(۱) ضعفا یعنی وہ کمزور بوڑھے جو جہاد کو جانے کی طاقت نہیں رکھتے انہیں میں بچے اور عورتیں بھی داخل ہیں

(۲) بیمار خواہ اس کی بیماری استمراری ہو جیسے بخار وغیرہ کا مریض۔

(۳) جن کے پاس زادِ راہ نہ ہو اگرچہ تندرست اور طاقتور ہوں

(۴) وہ لوگ جن کے پاس سواری نہ ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کو سواری نہ دیں سکیں اور شکستہ خاطر ہو کر روتے ہوئے گھروں کو لوٹ جائیں۔

یہ چاروں اقسام جہاد میں شریک نہ ہونے کے مجاز ہیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ نیت صادق اور خلوص رکھتے ہوں اسلام اور مسلمانوں کے خیر خواہ رہیں اللہ اور اس کے رسول کے فرمانبردار ہوں۔

جہاد کے فضائل

وَجَاهِدُوْا فِی اللّٰہِ حَقَّ جِهَادِہٖ (پ ۱۷ ع ۱۷)

ترجمہ! اور اللہ کے واسطے محنت کرو جیسا کہ چاہیئے اس کے واسطے محنت کرنا۔

جہاد کے معنی ہیں اپنی پوری طاقت کے ساتھ اللہ کی راہ میں کوشش کرنا، کسی وقت بھی ہمت نہ ہارنا، بزدل نہ بننا، پیٹھ نہ دکھانا اور اپنا فرض ادا کرتے ہوئے میدان میں کھڑے رہ کر جان دے دینا۔

ارشادات نبوی

ایک دفعہ ابوہریرہ رضؓ نے پوچھا یا رسول اللہؐ سب سے اچھا عمل کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لانا حضرت ابوہریرہؓ نے دوبارہ پوچھا کہ اس کے بعد کونسا؟ فرمایا کہ سب عملوں کی چوٹی یہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔

(۲) حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ جس شخص نے اللہ کے راستہ میں جہاد کیا خدا خود ضامن ہو جاتا ہے کہ اسے بہشت میں پہنچا دے

(۳) حضرت مقدام سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ شہید کے لئے چند فضیلتیں ہیں جب وہ دشمنانِ اسلام پر پہلا حملہ کرتا ہے تو اسے بخش دیا جاتا ہے۔ اسے بہشت کے اندر اپنی جگہ دکھائی جاتی ہے۔ عذاب قبر معاف کر دیا جاتا ہے۔ اس کے سر پر عزت کا ایک ایسا تاج رکھا جاتا ہے جس کے ایک یاقوت کی قیمت تمام کرۂ زمین کی دولتوں سے زیادہ ہے

آخری فضیلت یہ ہے کہ قیامت کے دن اس کی شفاعت سے اس کے ستر رشتہ دار بخش دیئے جائیں گے۔

(۴) بروایت ابوہریرہؓ آنحضرت نے فرمایا کہ مجاہد کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی قائم اللیل اور صائم النہار ہو۔

جہاد کے واسطے گھوڑے پالنا دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے۔

۵- اسی طرح صبح یا شام جہاد کے لئے جانا دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے۔

(۶) حضرت ابوعبسؓ کہتے ہیں نبی اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جس کے قدم فی سبیل اللہ غبار آلودہ ہوئے ہوں گے ان کو آگ نہیں چھوئے گی۔

(۷) حضرت زید بن خالد رضؓ کہتے ہیں رسول مقبولؐ نے فرمایا ہے کہ جس نے جہاد کے واسطے سامان تیار کیا تو گویا اس نے خود جہاد کیا اور جس نے غازی کے اہل و عیال کی حفاظت کی وہ بھی مثل مجاہد کے ہے۔

(۸) حضرت ابوقتادہ رضؓ کہتے ہیں ایک روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا پر ایمان لانا اور اس کے راستہ میں جہاد کرنا تمام عملوں سے بہتر ہے یہ سنکر ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہؐ فرمایئے اگر میں جہاد فی سبیل اللہ میں قتل کر دیا جاؤں تو میرے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے؟ آپ نے فرمایا اگر تو ثواب خیال کرتے ہوئے صابر رہ کر پیٹھ نہ دکھاتے ہوئے بلکہ مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہو جائے تو تیرے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے آپ نے اسی کلمہ کو دوبارہ فرمایا۔

(۹) حضرت عبداللہ بن عمر بن عاص رضؓ کہتے ہیں کہ نبی انورؐ نے فرمایا قتل فی سبیل اللہ سے علاوہ قرض کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں

(۱۰) حضرت سہلؓ کہتے ہیں کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص صدق دل سے شہیدوں کے مرتبہ کو طلب کرتا ہے اگر وہ اپنے فرش پر فوت ہو جائے تو اللہ تعالےٰ اس کو شہیدوں کا مرتبہ عطا کرتا ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ جو چھوٹا لشکر جہاد میں سے غنیمت اور سلامتی کے ساتھ واپس آگیا تو سمجھ لو کہ اس نے دو تہائیاں دنیا میں ثواب کی لے لیں اور جو چھوٹا یا بڑا لشکر ہو جس جہاد میں شہید ہو گیا اس کو پورا اجر ملے گا۔

بقیہ :- نیل کا جشن صہ سے آگے

حضرت عمرؓ نے ایک چھوٹے سے چمڑے کی جھلی پر ایک خط لکھ کر روانہ کیا — لکھا تھا عاص کے بیٹے عمرو کے نام — اللہ کی حمد و ستائش کے بعد !! تم نے ٹھیک کہا — بلاشبہ اسلام ماضی کی غلط رسموں کو مٹا دیتا ہے — میں ایک اور مکتوب بھیج رہا ہوں۔ میرا یہ خط جب تم کو ملے تو اس کو دریائے نیل میں ڈال دینا —!!

گورنر مصر حضرت عمرو بن العاص کے حکم سے آج نیل کے کنارے ایک عظیم الشان اجتماع تھا — آج نیل کے قدیم دیوتا کی قہرمانیت پر لا الہ الا اللہ کی شمشیر سے ایک کاری ضرب لگائی جا رہی تھی — سارے مصری کھنچ کھنچ کر نیل کے کنارے جمع ہو چکے تھے — کائنات پھٹی پھٹی نگاہوں سے یہ دیکھنے کے لئے جیسے تھم گئی تھی کہ مرد مومن کیونکر ایک بے جان دریا پر اپنی حکمرانی کا اعجاز دکھاتا ہے۔

”بسم اللہ الرحمٰن الرحیم“ حضرت عمرو بن العاص اپنے خلیفہ کے بھیجے ہوئے مکتوب کو پڑھ رہے تھے — سارے مجمع پر گہرا سکوت طاری ہو گیا تھا — ”اللہ کے ایک غلام اور مسلمانوں کے امیر ”عمر بن خطاب کی طرف سے مصر کے دریا نیل کے نام !!“ یوں معلوم ہوتے لگا جیسے نیل کا دریا ہمہ تن گوش ہو کر، وسعت افلاک میں پھیلنے والی اس گرج دار آواز کو سن رہا تھا۔ ”اے نیل !! اگر تو مخلوق ہے تو تیرے بس میں نہ تو فائدہ پہنچانا ہے اور نہ نقصان ! اے نیل — اگر تو اپنے ارادے و اختیار سے بہہ رہا ہے تو رک جا !! ہمیں تیری ضرورت نہیں ہے اور اے نیل ! اگر تو خدا کی دی ہوئی قوت سے بہہ رہا ہے تو پھر پہلے کی طرح فراوانی کے ساتھ بہنا شروع کر دے —!!“ — اور تاریخ کا قلم تیزی سے چل پڑا — سوکھے نیل کو خوش کرنے کے لئے لڑکی کا نذرانہ نہیں دیا گیا — بلکہ اسلام کے ایک جلیل القدر فرزند کا مکتوب ڈال دیا گیا —!!

اور دیکھتے دیکھتے سوکھے نیل میں پانی بہنے لگا۔ دونوں کنارے غرقاب ہو گئے اور ساری سرزمین مصر شاداب ہو گئی —

بقیہ ص :- جلسہ تقسیم اسناد

دوش بدوش شاہراہ ترقی پر قدم اٹھاؤ تو اللہ تعالےٰ کی نصرت تمہارا ساتھ دے گی۔ آپ نے بے دینی کی تضحیک بھی فرمائی اور اپنی تقریر کے کے اختتام سے پہلے عوام کو جمعیتہ العلماء اسلام کے تعاون کی ترغیب دلائی۔

ان کے بعد مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر نے فلسفیانہ منطقیانہ انداز میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مبارک حدیث کا تجزیہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ذاتی عمل اور خدمت دین میں ایک نمایاں فرق ہے۔ خدمت دین کا حامل اپنی سیاہکاریوں کے باوجود بفضل خدا تعالےٰ جنت فردوس کا وارث بنایا جاتا ہے

اب حضرت مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ خٹک تشریف لائے اور حضرت رحمتہ اللہ علیہ کے اس علمی و روحانی مرکز کی بہ صداقت تعریف و تحسین فرماتے رہے۔ اور علماء فارغ التحصیل کو ان کی آئندہ ذمہ داریوں سے آگاہ فرماتے رہے —

اب ان کے بعد حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی کھڑے ہوئے۔ آپنے وقت کی کمی کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے حاضرین کو مخاطب ہو کر قرآن عزیز کی اہمیت پر نہایت موثر انداز میں روشنی ڈالی۔ آپ نے حضرت عمرؓ کا حضور اکرم کی موجودگی میں تورات کا ورق پڑھنے کے واقعے کو سنا کر ہا دیانہ بے باکی سے فرمایا کہ قرآن حکیم کے نزول کے بعد جب اللہ تعالےٰ کی سابقہ کتب پر تالے پڑ گئے ہیں اب کسی بندے کو یہ کیونکر حق دیا جا سکتا ہے کہ وہ اپنا قانون بنائے اور خلق خدا پر جاری و ساری کرے۔ آپ نے اخبار کے کسی واقعہ کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے۔ فرمایا کہ ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ چونکہ اس حدیث کو ہماری عقل نہیں مانتی۔ لہٰذا میں اس کو صحیح نہیں کہتا ہوں فرمایا۔ چونکہ صحابہ کرام کی جماعت نے ان مسائل کو اپنی زندگی میں حل کر دیا تھا فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے پوچھا کہ عائشہ صدیقہ رضؓ پر الزام لگا ہے۔ آپ کا اس کے متعلق کیا خیال ہے حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کا عائشہ صدیقہ رضؓ کے ساتھ عقد ہوا۔ تو یہ آپ کی مرضی تھی، یا خدا تعالےٰ کا فیصلہ تھا — جواب میں فرمایا۔ کہ عمرؓ یہ تو خدا تعالےٰ کا فیصلہ تھا۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلعم اگر عائشہ صدیقہ رضؓ کے دوپٹے پر اب داغ لگے تو خدا تعالےٰ کے انتخاب پر حرف آئے گا —

حضرت علیؓ سے بھی یہی سوال پوچھا گیا تو حضرت علیؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ میں نے پہلے ہی اس مسئلہ کو اپنی ضمیر کی آواز سے حل کر چکا ہوں۔ ایک دن آپ نے نماز ظہر پڑھاتے ہوئے اپنے دائیں پاؤں سے موزہ اتارا۔ تو میں نے نماز ظہر کے بعد عرض کیا۔ کہ حضور نماز میں موزہ اتارنے کا حکم آ چکا ہے۔ فرمایا نہیں۔ عرض کیا کہ آپ نے تو اتارا ہے تو آپ نے فرمایا کہ مجھ کو میرے پروردگار نے اطلاع دی ہے کہ تیرے فلاں موزہ پر مشکوک پانی کی ایک چھینٹ پڑ گئی ہے۔ لہٰذا آپ موزہ کو اتار دیں۔ یا رسول اللہ وہ خدا جو آپ کو مشکوک پانی کی چھینٹ سے بھی محفوظ رکھنا چاہتا ہے۔ وہ عائشہ رضؓ کو آپ کے عقد میں دے گا۔ کیسے گناہ سے ملوث ہونے دے گا۔

بعد ازاں آپ نے فرمایا۔ کہ ہمارے اکابر نے اکثریت کی آرا کی کبھی بھی پیروی نہیں کی ہمیشہ حق کی حمایت کی ہے۔ حضرت مولانا یعقوب صاحب کا واقعہ بیان فرمایا۔ اور حضرت امام احمد بن حنبلؒ کا مسئلہ خلق قرآن پر اسلام کی حمایت میں سر دھڑ کی بازی لگانے کی مردانہ عزیمت کا ذکر فرمایا۔ اور نتیجہ نکالا کہ دنیا میں ہمیشہ ایک جماعت سامان والی رہی اور دوسری ایمان والی رہی۔

علمائے کرام کی سندات پر مبارک باد دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ لوگوں کی ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں۔ بعد میں دعائیں مانگیں کہ ہمارا حشر حضرت شیخ التفسیر رحمتہ اللہ علیہ کے قدموں کے ساتھ ہو۔ اولیائے کرام کی معیت کے فیوض بیان فرماتے ہوئے فرمایا۔ کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو عشق رسول کا صلہ ملا کہ خدا تعالےٰ نے فرمایا صدیق ! غار ثور میں جھولی تیری تھی اور سر میرے محبوب کا تھا۔ اور قبر میں جھولی میرے محبوب کی ہے۔ اور قیامت تک سر تیرا رہے گا۔ بعد ازاں آپ نے اپنے مخصوص انداز تکلم سے حضرت رحمتہ اللہ علیہ کی روحانی کامیابی پر ہدیہ عقیدت پیش کیا۔ اس وقت حاضرین حضرت رحمتہ اللہ علیہ کے پدرانہ احسانات کو یاد کر کے رو رہے تھے اور آپ کے حق میں دعائیں کر رہے تھے۔ اسی خیر و برکت کے انوار کی بارش میں یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی —

مختلف مدارس کے داخلوں کے

اعلانات

بفضلہ تعالےٰ مدرسہ عربیہ قاسم العلوم (رجسٹرڈ) لیاقت پور ضلع رحیم یار خاں کا داخلہ ۵ رشوال المکرم ۸۳ھ سے شروع ہو کر آخر شوال تک رہے گا خواہشمند طلبہ داخلہ لیں یا درخواست بنام مہتمم صاحب مدرسہ ہذا بھیجیں۔ مسافر، غریب و مستحق طلبہ کے لئے قیام وطعام، بستر چارپائی کتب و دیگر اخراجات کا مدرسہ ہذا کفیل ہے۔ مدرسہ ہذا میں عربی، فارسی، اردو پرائمری تک قرآن مجید حفظ و ناظرہ کا مکمل انتظام ہے لہٰذا خواہشمند طلباء داخلہ لیں۔

از بندہ محمد حیات ناظم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم (رجسٹرڈ) لیاقت پور ضلع رحیم یار خاں

دار المبلغین اہل السنت پاکستان کا داخلہ

مرکزی دار المبلغین اہل السنت پاکستان کا داخلہ جس میں حضرت العلام دوست محمد صاحب قریشی اور حضرت مولانا عبد الستار تونسوی حضرت مولانا علامہ خالد محمود صاحب پروفیسر حضرت مولانا عبد الحی صاحب اور ایک علوم جدیدہ کے پروفیسر تعلیم دیں گے اس ادارہ میں تمام سال تعلیم جاری رہے گی۔ متعلمین کو تیس ۳۰ روپے ماہانہ وظیفہ دیا جائے گا اس ادارہ کا داخلہ ۲۵ شوال سے ۱۵ ذی القعدہ تک رہے گا داخلہ فارغ التحصیل حضرات لے سکیں گے درخواستیں منظور احمد شاہ کہروڑی ناظم دفتر تنظیم اہلسنت اندرون بوہڑ دروازہ ملتان کے نام آنی چاہیئے۔

مدرسہ اشرف العلوم قصور۔ کوٹ مراد خاں

مدرسہ ہذا کا داخلہ ۸ شوال المکرم سے شروع ہو کر ۳۰ شوال المکرم تک جاری رہے گا۔ شائق طلباء کو داخلہ کے لئے فوراً پہنچنا چاہیئے۔ مدرسہ میں قرآن مجید کے حفظ و ناظرہ کی تعلیم کے علاوہ درس نظامی کی عربی و فارسی کتب کی تعلیم کا نہایت معقول انتظام ہے گزشتہ سالوں میں ممتحن حضرات نے سالانہ امتحانات میں شاندار ریمارکس دیئے ہیں۔ بیرونی نادار طلبا کے قیام و طعام علاج معالجہ وغیرہ ضروریات کا مدرسہ کفیل ہے۔

فضل محمد مہتمم مدرسہ اشرف العلوم قصور کوٹ مراد خاں

مدرسہ جامعہ حنفیہ النوریہ متصل ریلوے پل

(رجسٹرڈ) اکاڑہ کا داخلہ ۱۰ شوال ۸۳ھ سے شروع ہوگا۔ رہائش طلباء کے لئے ایک بلڈنگ ۲۶ ہزار پر خریدی گئی ہے۔ تیسری منزل پر چار درسگاہیں جدید تیار کی گئی ہیں جس کی وجہ سے درس و تدریس اور رہائش طلباء کے لئے کافی آرام دہ کمرے موجود ہیں۔ خورد و نوش صابن علاج معالجہ کتب چارپائی کے علاوہ صبح کو ناشتہ بھی دیا جائے گا

علمی دنیا کے مشہور ترین ہستی حضرت مولانا سید عبد الحنان صاحب کیمبل پور بنفس نفیس کتابیں شروع فرمائیں گے۔ دیگر قابل اساتذہ کرام کا انتخاب بھی جامعہ کے لئے کیا گیا ہے۔ اسلئے شائقین علوم عقلیہ و نقلیہ مزید تاخیر نہ کریں اور جلد داخلہ کے لئے تشریف لائیں ——— المعلن حبیب الرحمان ناظم جامعہ حنفیہ النوریہ متصل ریلوے ریلوے پل اوکاڑہ

مدرسہ اشرف المدارس (رجسٹرڈ) ہارون آباد

ضلع بہاولنگر ——— مدرسہ ہذا ضلع بہاولنگر کا معروف ادارہ ہے۔ بیرونی طلباء کا داخلہ ۵ شوال تا ۲۵ شوال کھلا رہے گا اور بیرونی طلباء کے خورد و نوش وکتب وغیرہ کا مدرسہ کفیل ہوگا۔ درجۂ عربی و فارسی درجۂ قرأت میں بہترین قابل اساتذہ کا تقرر ہے خواہشمند حضرات مندرجہ بالا تواریخ میں رجوع کریں

المعلن۔ محمد اشرف مہتمم مدرسہ اشرف المدارس ہارون آباد۔ ضلع بہاولنگر

"جامعہ موسویہ زراعت فارم روڈ ملتان

میں داخلہ ۶ رشوال المکرم ۱۳۸۳ھ سے ۲۰ رشوال المکرم ۸۳ھ تک ہوگا۔ حفظ و ناظرہ باتجوید، فارسی، عربی ... (ابتدائی) تجوید و قرأت، اردو، حساب وغیرہ کی تعلیم دی جائے گی۔ طالبان علم جلد از جلد تشریف لاکر اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ تاریخ مقررہ کے بعد داخلہ نہیں مل سکے گا

خادم القرآن۔ محمد اسمٰعیل النقشبندی مہتمم جامعہ

مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم سرگودھا کو ایک ایسے عالم استاد کی ضرورت ہے جو وفاق المدارس کے نصاب کے مطابق جملہ کتب پڑھا سکے لہٰذا بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت مہتمم صاحب مدرسہ مذکور سے معاملہ طے کریں۔

حبیب اللہ مہتمم مدرسہ

ضروری گذارش

بل ماہ فروری ۱۹۶۴ء ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ ایجنٹ حضرات جلد از جلد ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں ● منی آرڈر چیک یا ڈرافٹ بنام مینیجر صاحب ہفت روزہ "خدام الدین" بھیجے جائیں ● منی آرڈر کوپن پر ضروری وضاحت کی جائے ● انجمن خدام الدین کی مطبوعات بذریعہ وی پی طلب نہ فرمائیں۔ بلکہ رقم پیشگی بھیجیں:

م۔ ح بخاری (آنریری مینیجر)

حافظ محمد سلیم محمد نعیم متوجہ ہوں! اپنے والدین کی حالت زار پر ترس کھاؤ خدا تمہارا بھلا کریگا۔ تم جہاں کہیں بھی ہو فوراً گھر چلے آؤ۔ نہ معلوم کس بے درد کے پالے پڑ گئے۔

خیر اندیش:۔ اے ڈبلیو بیگ برائے امیر علی ملتان

تاریخ کے آئینہ میں

نیل کا جشن

یعقوب سرفروش

دریائے نیل میں سرخی مائل پانی کی چنچل لہریں اٹھ رہی ہیں اور اس کے دونوں کنارے غرقاب ہو چکے ہیں!!

یکایک بندوقوں اور توپوں کی گھن گرج سے زمین کا کلیجہ جیسے تھرا اٹھتا ہے۔ آج باشندگان مصر اپنے قدیم قومی جشن میں حصہ لینے کے لئے نیل کی دونوں جانب جمع ہو گئے ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ انسانوں کا ایک بے کنار سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگا ہے ــــ العقبہ نامی ایک فرعونی طرز کا جہاز جشن "وفاالنیل" کی سرگرمی کر رہا ہے۔ اس جہاز میں تقریباً تیس نوجوان مصری لڑکیاں رقص و سرود کا پروگرام پیش کر رہی ہیں۔ ان رقاصاؤں نے فرعونی تہذیب کی نمائندگی کرنے زیب تن کیا ہے ــــ آسمان کے تاروں کی طرح بے حساب برقی گولوں کی چکاچوند کرنے والی روشنی میں یہ لڑکیاں نیل کی پریاں سی معلوم ہو رہی ہیں ــــ العقبہ کے پیچھے متحدہ عرب جمہوریہ کی مختلف وزارتوں کی طرف سے ۴۵ جہازوں کا قافلہ نیل کے چوڑے چکلے سینہ پر دھیرے دھیرے آگے بڑھ رہا تھا۔ اس دریائی جلوس کے سب سے آخر میں بے شمار چھوٹی چھوٹی کشتیاں بہہ رہی ہیں ــــ آتشبازیوں، دھماکوں اور پٹاخوں سے کان پڑی آواز سنائی نہیں دے رہی ہے افریقہ کے ان ریگزاروں میں مسرتوں اور شادمانیوں کی جیسے بہار آگئی ہے

دریائے نیل صدیوں سے اس جشن کا مشاہدہ کرتا رہا ہے۔ سلطنتوں، حکمرانوں اور بادشاہوں کے عروج و زوال کا پہیہ گھومتا رہا۔ لیکن نیل کا جشن ہر زمانے میں ہوتا رہا۔ مصری اپنے اس چشمۂ آب حیات کو خراج عقیدت پیش کرتے کرتے رہے۔ اور جب جشن اپنے نقطۂ عروج کو پہنچ جاتا تو اچانک نیل کے آس پاس کی فضا کسی لڑکی کی دلخراش چیخوں سے گونج اٹھتی باشندگان مصر کو پتہ چلتا کہ نیل نے اپنی قربانی وصول کر لی ــــ اور ہزاروں لاکھوں آنکھیں آنسوؤں میں تیرنے لگتیں

اور دریائے نیل مصریوں کا معبود تھا۔ وہی ان کو رزق پہنچاتا۔ ان کے کھیتوں کی رونق اس کے ہی دم سے تھی۔ وہ لبریز ہو کر بہتا تو سارے مصر میں خوشحالی کا دور دورہ ہوتا۔ اگر وہ سوکھ جاتا ــــ اس کے کنارے نہ ڈوبتے افلاس، قحط اور بلاؤں کا ہجوم مصریوں کی کمر توڑ دیتا ــــ اور مصری خشک سالی اور قحط سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کے لئے نیل کے نام ہر سال میں ایک دفعہ ایک منتخب حسین دوشیزہ کو دلہن بنا کر، قربان کر دیتے ــــ اسی سجی سجائی معصوم لڑکی کو نیل کی بے رحم موجوں کے حوالے کر دیا جاتا۔ مستقبل کے ماتھے سے ہر دفعہ ایک نیا سال طلوع ہوتا رہا۔ اور ماضی کے بے نام قبرستان میں دفن ہوتا رہا ــــ اور ہر سال ایک مصری دوشیزہ نیل کی قربان گاہ پر چڑھتی رہی ــــ وہ چیختی، چلاتی اور ڈوبتی رہی اور نیل کے کناروں پر جشن ہوتا رہا ــــ!!

لیکن!! ......

"نہیں ــــ نہیں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا" اچانک نیل کے کنارے پر ایک نئی اور باوقار آواز بلند ہوئی ــــ یہ عظیم المرتبت سپہ سالار حضرت عمرو بن العاص تھے جنہوں نے نیل کی سر زمین پر پرچم اسلام کو بلند کیا تھا۔ یہ ایک باطل اور فرسودہ رسم ہے" حضرت عمروؓ کی آواز بدستور گونج رہی تھی "اسلام معبودانِ باطل کے سحر کو توڑ ڈالتا ہے! ــــ سن لو سارے جہانوں کا ایک ہی پروردگار ہے، ایک ہی خالق ہے وہی رزق دیتا ہے وہی دریاؤں کو بہاتا ہے وہی ہواؤں کو چلاتا ہے یاد رکھو۔ آج سے دریائے نیل کے جھوٹے اور بے نام معبود کے نام پر کسی لڑکی کو قربان نہیں کیا جا سکتا ــــ اگر کسی نے جرأت کی تو اس کے خلاف سخت تادیبی کارروائی کی جائے گی ــــ!!

ایک خدا کے آگے اپنی جبین نیاز کو جھکانے والے کے ان احکام میں کتنا اعتماد تھا ــــ اس کی پالنہاری پر کتنا بھروسہ تھا ــــ

"ملک عرب کے ممتاز بہادر" ہجوم کو چیرتا ہوا ایک بوڑھا مصری آگے آیا اور بولنے لگا "ہم تمہاری بہت عزت کرتے ہیں تم نے ہم پر حد و حساب احسانات کئے ہیں ــــ آج مصر کے گاؤں گاؤں میں خلیفۂ عمرؓ اور سپہ سالار عمروؓ کا چرچا ہے ــــ مگر!" کچھ توقف کے بعد وہ پھر کہنے لگا "ایسے کوئی احکام صادر نہ کرو کہ نیل کا دیوتا ناراض ہو جائے ــــ صدیوں سے چلی آنے والی اس رسم کو بند نہ کرو ــــ ورنہ نیل سوکھ جائے گا ــــ سارے کھیتوں میں آگ لگ جائے گی۔ نیل کا غصہ ساری بستیوں کو اجاڑ کر ہی دم لے گا ــــ!!"

میرے عزیز مصری بھائیو! حضرت عمرو بن العاص نے اطمینان دلاتے ہوئے کہا "نیل اگر ویرانیوں اور بربادیوں کو لا سکتا ہے تو ہمیں سب کچھ قبول ہیں مگر خدائے واحد کی چوکھٹ سے ہم روگردانی نہیں کر سکیں گے! اس سال یہ خوفناک رسم ہرگز نہ ہوگی ــــ دیکھیں کہ نیل کیسے نہیں بہتا"

مصری باشندوں کا خیال صحیح نکلا نیل سچ مچ سوکھنے لگا، فصلیں تباہ ہونے لگیں۔ مصری رعایا پر ایک عجیب سی اضطرابی کیفیت طاری ہو گئی تھی اور پھر فاتح مصر کے پاس رپورٹیں آنے لگیں اور سارے کاشتکار جلاوطن ہونے والے ہیں انہوں نے فوراً تیز رفتار قاصد کے ذریعہ ایک مکتوب امیرالمومنین حضرت عمرؓ کے پاس بھیج دیا ــــ اور لکھا کہ انہوں نے کس طرح اس قبیح اور وحشیانہ رسم پر پابندی عائد کر دی ہے ــــ اور کس طرح اچانک خدا نے ان کو آزمائش میں ڈال دیا ہے۔ آخر میں انہوں نے خلیفہ سے درخواست کی کہ وہ اس خصوص میں جلد رہنمائی فرمائیں

باقی پر صـ۱۷

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۴۷

The Weekly "KHUDDAMUDIN"
LAHORE (PAKISTAN)

چیف ایڈیٹر عبید اللہ انور

منظور شدہ محکمہ تعلیم (۱) لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری ۷/۱۶۳۲۱ مورخہ ۳ مئی ۱۹۵۶ء (۲) پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری T.B.C ۲۷۳۰-۲۴۸۱ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۵۶ء